سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،11۔مارچ2019

(یوم الاثنین،3۔رجب المرجب1440ھ)

سترھویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 14

885

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11-مارچ 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 پیش کریں گے۔

(بی)عام بحث

پری بجٹ بحث

887

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار، 11-مارچ2019

(یوم الاثنین، 3-رجب المرجب1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر43منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ
فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ
بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

سورۃ الرحمٰن آیات 41تا53

گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے(41)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(42)یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے(43)وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے(44)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(45)اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں(46)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(47) ان دونوں میں بہت سی شاخیں(یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں)(48)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(49)ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں(40)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(51)ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں(52)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(53) **وماعلینا الا البلاغo**

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کاگا سب تن کھائیو مورا چن چن کھائیو ماس
دو نیناں مت کھائیو انہیں پیا ملن کی آس
آقا تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
پھر کبھی تو تجھے مِلا ہوتا
لڑتا پھرتا تیرے اعدا سے
تیری خاطر میں مرگیا ہوتا
کاش میں سنگ در تیرا ہوتا
تیرے قدموں کو چومتا ہوتا

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر799 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر800 بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

رانا بابر حسین: جناب سپیکر! وہ راستے میں ہیں ابھی آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ان کے دونوں سوالات کوtake up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر953 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اگر وہ بھی اس دوران آ گئے تو ان کا سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر1012 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1012: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 سے 2018 تک پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے کتنے منصوبے مکمل کئے؟

(ب) اس دوران اس بورڈ کو کتنا بجٹ ملا کیا یہ درست ہے کہ سائرہ افتخار اس بورڈ کی سی ای او رہی ہیں؟

(ج) اس بورڈ کی مجموعی کارگردگی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) 2008 سے 2018 تک پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے پانچ منصوبوں پر کام کا آغاز کیا اور کام جاری ہے۔ کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

(ب) اس دوران بورڈ کو 1314.562 ملین روپے بجٹ ملا۔ سائرہ افتخار کو کچھ عرصہ کے لئے پنجاب لائیو سٹاک وڈویلپمنٹ بورڈ کے سی ای او کا عارضی چارج دیا گیا۔

(ج)

1. سائلج بنانے کا منصوبہ 2012 میں شروع کیا گیا اور اب تک پنجاب میں چار سائٹس قصور، دیپالپور، چنیوٹ اور سرگودھا میں سائلج پر کام ہو رہا ہے۔
2. بریڈ امپروومنٹ پراجیکٹ بند کر دیا گیا ہے۔
3. جنیٹک امپروومنٹ پراجیکٹ میں سیمن پروڈکشن یونٹ کے قیام کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔
4. پنجاب پیور ملک پراجیکٹ کے تحت اب تک صرف ایک مشین ٹاؤن شپ ماڈل بازار میں لگائی گئی ہے۔
5. لائیو سٹاک تجرباتی فارم خضر آباد سرگودھا کو میکانائز کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سب سے پہلے میرے ضمنی سوال کا تعلق جز (الف) سے ہے کہ اس میں جواب دیا گیا ہے کہ 2008 سے 2018 تک پنجاب ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے پانچ منصوبوں پر کام کا آغاز کیا اور کام جاری ہے۔ کوئی منصوبہ مکمل نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ دس سال گزرنے کے باوجود بھی کوئی منصوبہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! شکریہ۔ 2011 میں Companies Ordinance 1984 کے سیکشن 42 کے تحت پنجاب لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ نے ایک کمپنی تشکیل دی جس میں پانچ پراجیکٹس شروع ہوئے۔ اس میں ایک silage بنانے کا پراجیکٹ تھا، ایک Breed improvement کا پراجیکٹ تھا، ایک genetic improvement کا پراجیکٹ تھا، دودھ کی retail marketing کا پراجیکٹ تھا اور لائیو سٹاک کا ایک فارم خضر آباد جو حکومت پنجاب کا exemplary فارم بنانے کا منصوبہ تھا اس کے بورڈ تشکیل دیئے جاتے رہے اور ان بورڈز کے ممبران کی تشکیل میں تبدیلی ہوتی رہی۔ وہ اپنے تئیں پوری کوشش کرتے رہے کہ ان پراجیکٹس کے ذریعے لائیو سٹاک سیکٹر کو improve کریں۔ یہ ایک ایک پراجیکٹ بنانا کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ ان کے لئے مستقل consistency اور مستقل تگ و دو چاہئے ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اگر مجھ سے پوچھیں کہ کیا وجوہات رہیں تو اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک بورڈ کی مینجمنٹ بار بار تبدیل ہوتی رہی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ یہ بہت ٹیکنیکل، اچھے اور uphill tasks ہیں جس کے لئے وہ کوشش کرتے رہے لیکن وہ desired results نہ دے سکے۔ اگر ان پانچ پراجیکٹس میں مجھ سے پوچھیں کہ کون سا ایسا پراجیکٹ ہے کہ جس میں کسی حد تک بورڈ اپنی کاوشوں میں کامیاب رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ silage بنانے کا پراجیکٹ ایسا ہے جس میں بورڈ نے کوشش کی اور کسی حد تک وہ اپنے desired results کے پاس رہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کون سا پراجیکٹ؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! Silage بنانے کا پراجیکٹ جو ایک سبز چارہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ان کو 1314.562 ملین روپے کا بجٹ ملا اور جو سائرہ افتخار وہاں پر CEO بھی رہی ہیں تو اس بجٹ کا کیا بنا، کیا اس کی کوئی auditing ہوئی کیونکہ یہاں کہا گیا کہ کوئی بھی پراجیکٹس مکمل نہیں ہو سکے بلکہ breed

improvement کا پراجیکٹ بھی بند کر دیا گیا، وہ کیوں بند کر دیا گیا یہ بھی نہیں پتا چلا۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پیسے کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جس وقت موجودہ حکومت in place آئی ہے تو یہ بورڈ عدالتی litigation میں تھا۔ اس وقت اچھی خاصی مشکل صورتحال تھی۔ بورڈ کے out going ڈائریکٹرز ایک طرف تھے اور اس کے افسران دوسری طرف تھے۔ وہاں بہت بڑی tension بنی ہوئی تھی اور گروپ بندی ہو رہی تھی جس کی وجہ سے بورڈ کے موجودہ کام جو تھوڑے بہت چل رہے تھے ان میں بھی مسائل آرہے تھے۔ ہم نے آکر ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے بورڈ کی تمام ورکنگ کو دیکھا اور اس کے audits کئے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ میرے پاس ہے اگر محترمہ چاہیں گی تو میں ان کے ساتھ share کر سکتا ہوں۔ اس کی Preliminary report آچکی ہے لیکن detailed report کی ابھی تکمیل ہونا باقی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال جز (ج) سے تعلق رکھتا ہے کہ پنجاب کا Pure milk project جرمن لوگوں سے ہمیں گفٹ میں ملا تھا لیکن صرف اس کی ایک مشین ٹاؤن شپ ماڈل بازار میں لگائی گئی۔ ذرا یہ بھی بتا دیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ پراجیکٹ 17 ملین روپے کا تھا اس کا پہلا پائلٹ پراجیکٹ ماڈل بازار میں لگایا گیا۔ پائلٹ پراجیکٹ تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے چلا پھر بورڈ کے مسائل شروع ہو گئے۔ تقریباً دو مہینے تک دودھ کی سپلائی بند رہی اب دوبارہ دودھ کی سپلائی شروع ہو گئی ہے۔ جب اس پراجیکٹ کو conceive کیا گیا تھا تو یہ ارادہ تھا کہ ہم پانچ مختلف جگہوں پر milk کی retail کی shop بنائیں گے یا اس کو ATM کہا جاتا ہے وہ لگائیں گے لیکن اِس وقت تک صرف ایک پراجیکٹ لاہور ماڈل بازار کے اندر چل رہا ہے باقی کاغذوں کے اندر ہیں۔ ہم اس وقت اپنا لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کا نیا بورڈ تشکیل دے رہے ہیں جس کی سمری وزیر اعلیٰ کو جا چکی ہے۔ جس وقت باقاعدہ بورڈ آف ڈائریکٹرز بیٹھیں گے تو وہ اس کی مکمل

منصوبہ بندی بھی کریں گے اور اس پر عملدرآمد بھی کرائیں گے۔ سر دست صرف ایک ہی پراجیکٹ چل رہا ہے اور جو چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں ان کو ہم نے وقتی طور پر لگایا ہوا ہے جو ایک کرنل ہیں۔ ان کی capacity ان چیزوں کو عملدرآمد کرنے کی اور futuristic approach آپ سمجھتے کہ policy making کی نہیں ہے۔ نیا بورڈ تشکیل دیا جائے گا، نئے ڈائریکٹرز آئیں گے تو وہ اس کا بہتر فیصلہ کریں گے کہ ہم نے کون کون سے پراجیکٹس کو آگے چلانا ہے اور کون سے پراجیکٹس کو روکنا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ منسٹر صاحب نے ہمیں جو بھی details دی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں ارب ہا روپیہ ضائع کیا گیا ہے اور اس کا پتا ہی نہیں لگا کہ وہ کہاں گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتی ہوں کہ آپ اس کو سپیشل کمیٹی میں بھیجیں اور 17 ملین روپے کے auditing کا حکم نامہ جاری کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ اس طرح نہیں ہوتا اس کے لئے آپ علیحدہ تحریک التوائے کار دیں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! Silage منصوبہ کیا ہے اس کے بارے میں بتایا جائے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ چارے کو اکٹھا کر کے ونڈا بناتے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1014 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک کے کٹوں کو فربہ کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1014: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے 2008 سے 2018 تک کٹوں کو فربہ کرنے اور ان کو محفوظ بنانے کے لئے منصوبوں کے کتنے فارمز کی مالی مدد کی؟

(ب) اس دوران کتنی رقم ان فارمز کو فراہم کی گئی کیا ان منصوبوں سے عوام کو فائدہ ہوا؟

(ج) یہ رقم کس شرح سے تقسیم کی گئی اور کیا یہ منصوبہ اب بھی جاری ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے 2008 سے 2018 تک کٹوں کو فربہ کرنے اور ان کو محفوظ بنانے کے لئے 11401 فارمز کی مالی مدد کی۔

(ب) اس دوران فارمز کو 199.612 ملین روپے فراہم کئے گئے۔
جی ہاں! ان منصوبوں سے عوام کو فائدہ ہوا ہے۔

(ج) یہ رقم مختلف ادوار میں تقسیم کی گئی ہے شرح 6500 روپے فی کٹا بچاؤ جبکہ برائے فربہ کٹا 4000 روپے دیئے گئے۔ یہ منصوبہ اب جاری نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس میں منسٹر صاحب نے بہت اچھا جواب دیا ہے۔ میرا جز (الف) سے متعلقہ ضمنی سوال ہے کہ 2008 سے 2018 تک کٹوں کو فربہ کرنے اور ان کو محفوظ بنانے کے لئے 11401 فارمز کی مالی مدد کی۔

جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ Gender mainstreaming کے تحت جو SDGs کے ساتھ ہماری world level پر commitment ہے ان farmers میں سے کتنی خواتین تھیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! I am afraid میرے پاس اس وقت formers کا break up ہے، کتنے جانور فربہ ہوئے وہ بھی ہے لیکن ان میں خواتین اور مرد حضرات کی تقسیم نہیں ہے۔ وہ ڈیٹا یقیناً ہمارے پاس ہو گا جو آپ کے ساتھ share کیا جاسکتا ہے لیکن اس وقت میرے پاس یہ انفارمیشن نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! چلیں، میں اس کا fresh question کرلوں گی۔ میرا آخری سوال جز (ج) سے متعلقہ ہے کہ یہ منصوبے ابھی جاری نہیں ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ یہ بند ہو گئے ہیں جبکہ آپ کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے عوام کو فائدہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ منصوبہ جون 2018 کو ختم ہو گیا اور اب ہم وزیر اعظم کے حکم پر یکم جولائی 2019 سے اس منصوبے کو دوبارہ شروع کر رہے ہیں جس میں انہوں نے اپنے Hundred Days کے وژن پروگرام میں بھی اعلان کیا تھا کہ ہم save the calf and feedlot fattening میں اپنی سکیم رکھیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ لیکن I hope کہ آپ اس میں gender parity کا ضرور خیال رکھیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1058 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1060 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب میں ایک دفعہ پھر سوالات repeat کر رہا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 799 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 800 بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 953 چودھری اشرف علی کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: چلیں! .on his behalf جی، آپ پہلے بھی on his behalf کہہ سکتے تھے؟ اتنے سوالات آئے ہیں، آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ آپ on his behalf کہہ سکتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ نے سوال پڑھنا تھا تو اس کے بعد ہی سوال کرنا تھا۔

جناب سپیکر: آپ چھچھر صاحب کے سوال پر بھی on his behalf کہہ سکتے تھے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ میرے متعلقہ سوال تھا اس لئے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 953 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھینسوں کا دودھ بذریعہ Oxytocin انجکشن دوہنے پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

***953: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مویشی پال حضرات گائے اور بھینسوں کا دودھ دوہنے کے لئے Oxytocin انجکشن استعمال کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انجکشن لگا کر حاصل کئے گئے دودھ کی وجہ سے انسانی ہارمونز تبدیلی کا شکار ہو جاتے ہیں ایسا دودھ بچوں اور حاملہ خواتین کے لئے انتہائی مضر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک میں یہ انجکشن بند کیا جا چکا ہے لیکن پاکستان میں اس کا استعمال جاری ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ انجکشن پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یہ بات جزوی طور پر بھینسوں کی حد تک درست ہے۔

(ب) تحقیقی معلومات اس مفروضے کی تصدیق نہیں کرتے۔

(ج) یہ درست نہ ہے جبکہ پاکستان میں بھی دیگر ممالک کی طرح اس کا استعمال دیگر کئی مسائل کے علاج معالجہ کے لئے کیا جاتا ہے۔

(د) حکومت پابندی کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اکثر مویشی پال حضرات گائے اور بھینسوں کا دودھ دوہنے کے لئے Oxytocin انجکشن استعمال کرتے ہیں؟ تو جس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ بات جزوی طور پر بھینسوں کی حد تک درست ہے تو ہماری رپورٹ کے مطابق یہ جو آسٹریلین گائے ہے اس کو بھی کوئی انجکشن لگایا جاتا ہے تو کیا منسٹر صاحب ہاؤس کو بتائیں گے کہ وہ کون سی کمپنی کا انجکشن ہے اور وہ کس لئے لگایا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہم لوگوں کی اطلاعات کے مطابق جو exotic جانور ہیں جن کو import کیا گیا ہے ان سے دودھ لینے کے لئے کوئی انجکشن نہیں لگایا جاتا اور کچھ افراد دودھ کو let down کرنے کے لئے Oxytocin انجکشن کو استعمال کرتے ہیں لیکن ولائتی گائیوں میں اس کا استعمال نہیں ہوتا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ پنجاب گورنمنٹ نے اس انجکشن کو لگانے کے لئے approve کیا ہے یا نہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب کوئی انجکشن نہ approve کرتی ہے اور نہ ہی اس کو منظور کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کے محکمہ صحت کا ایک ادارہ ہے جس کا نام DRAP ہے وہ کسی بھی دوائی کو ملک میں استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے یا اس پر پابندی لگاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش تھی کیونکہ یہاں پر ہاؤس میں جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں یہ سب کے علم میں ہو گا کہ ہمارے پنجاب کے اندر خصوصی طور پر جو بھینسوں کو انجکشن لگائے جاتے ہیں اوراس انجکشن کی وجہ سے وہ بھینسیں تین سے چار سال میں ختم ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ پہلے بھی ہاؤس میں اس پر بڑیdebateاور بہت زیادہ discussion ہوئی تھی کہ اس انجکشن کوban کیا جائے کیونکہ اس انجکشن کی وجہ سے ہمارے دودھ پینے والے بچوں پر بھی بہت برے اثرات پڑتے ہیں۔ جب اسی انجکشن لگا دودھ کی لیبارٹری کروائی گئی تو لیبارٹریز میںissues آئے۔

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ کیا وہ یہ بتائیں گے کہ جو دودھ دوہنے کے لئے انجکشن لگایا جاتا وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے تو کیا ان کے ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایسی پالیسی بنائی ہے اور ان کا اس پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ دوdifferentقسم کے انجکشن ہیں اور یہ سوال جو پوچھا گیا ہے وہOxytocin انجکشن سے متعلق ہے، ایک اور انجکشن ہے جس کو لگانے کا بہت زیادہ رواج تھا اس کا نامRBST ہے۔ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ نے 2015 میںRBST پر ملک بھر میں پابندی لگائی ہے۔RBST ایک ہارمونل انجکشن تھا جو کہ جانور کا دودھ 20 سے 25 فیصد بڑھا دیتا تھا اور جس طرح معزز ممبر نے نشاندہی کی ہے وہ یقیناً جانور کی صحت کے لئے بھی مضر تھا اور اس دودھ کو پینے والے انسانوں کی صحت پر بھی بُرا اثر پڑتا تھا۔ یہOxytocin انجکشن جس کے متعلق یہ سوال آیا ہوا ہے تو اگر معزز ممبر کے پاس اس انجکشن کے متعلق کوئی ریسرچ یاstudy ہے جس سے یہ بتا سکیں کہ اس انجکشن سے جانور یا انسان کی صحت کو نقصان ہو رہا ہے تو ہم یقیناً اس انجکشن کو بھیban کرنے کے متعلق سوچ سکتے ہیں باقی اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چیف جسٹس صاحب نے ایکشن لیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ اس وقت کہاں تھے جب پہلے سارے سوال dispose of ہو گئے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بیان ایسا دیا ہے جس کی correction ضروری ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ تو ٹھیک ہے۔ جی، آپ سوال کر لیں لیکن آپ پہلے میری بات کا جواب دیں۔ آپ کے اتنے سوالات تھے تو آپ کو پہلے آنا چاہئے تھا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! نہیں، وہ بات ایسی نکلی ہے جس پر سوال بڑا ضروری بن گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا کہ معزز سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ایکشن لیا اور دوسری بات یہ کی کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ نے کرنا ہے تو آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیا کرنا ہے جو اس دودھ کے حوالے سے بات آرہی ہے جو اس میں clarity نہیں ہو رہی اور کیا اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی اختیار ہے یا نیت ہے یا کوئی پروگرام ہے کہ جو اس طرح کے انجکشن لگائے جاتے ہیں تو کیا ڈیپارٹمنٹ کے پاس ان کو روکنے کا کوئی قانونی اختیار ہے؟

وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! یہ Oxytocin انجکشن کے متعلق سوال ہے اور Oxytocin کو milk let down کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب لائیوسٹاک ڈیپارٹمنٹ کے پاس کوئی scientific evidence نہ ہے جس بنیاد پر اس کو ban کرنے کی تجویز وفاقی حکومت کو گئی ہو۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک، یہ ہو گیا ہے۔ جی، سوالات ختم ہوئے اور اب وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ تین چار دن پہلے مجھے فاتحہ خوانی کے لئے ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ جانا پڑا اور جب میں وہاں سے ہیڈ پنجند بریج گزرا تو اس کی حالت یہ ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ ایک جگہ پر کھڑی ہے، وہاں لوگوں کا سامان اتارا جاتا ہے تو والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں اور بوڑھی عورتوں کو کندھوں پر بٹھا کر پار لے کر جاتے ہیں وہ پل جس کا دریا کے اندر سے بائی پاس دیا گیا ہے کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ وہاں سے گزر نہیں سکتی۔ اس پورے پنجاب کے masses ہیں جن میں تقریباً 35 سے 38 فیصد لوگ وہاں سے گزر کر جاتے ہیں۔ وہ نہ میرا ڈسٹرکٹ بنتا ہے لیکن وہ لمحات دیکھ کر یقین کریں کہ اتنا افسوس ہوا کہ public at large اس میں کتنے زیادہ نقصان میں ہے۔ میں اپنے سوال کی طرف آرہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ کی بات آگئی ہے اب آپ ذرا تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر مواصلات و تعمیرات بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اس طرح نہیں ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ آپ کے فائدے کی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ مجھے اس کے طریق کار کا پتا ہے اور میں آپ کو ذرا سمجھانے لگا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! آپ کوئی چیز تحریک التوائے کار کی شکل میں لے کر آئیں۔ جب یہاں اس محکمہ کا وقفہ سوالات ہو اور سوال پہلے آیا ہو تو پھر بات ہو سکتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اُٹھ کر کہیں کہ فلاں منسٹر صاحب بیٹھا ہے آپ ان سے پوچھ لیں۔ یہ ایک طریق کار ہے۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ آپ کو پہلے سوال کرنا چاہئے تھا۔ اگر اس مسئلے پر آپ کا کوئی issue ہے تو منسٹر صاحب کو ویسے دے دیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں پولٹری ریسرچ میں شروع کئے گئے ترقیاتی پروگراموں سے متعلقہ تفصیلات

*799: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں محکمہ پولٹری ریسرچ / ترقی کے لئے کتنے ادارے ہیں ان ادارہ جات میں کتنے ماہرین / ڈاکٹر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں نے کیا کیا ترقیاتی پروگرام شروع کئے ہیں جس سے صوبہ میں پولٹری کی مشکلات کم ہوئی ہوں؟

(ج) پولٹری میں ریسرچ پر کہاں کہاں کام ہو رہا ہے اور اس کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا ہے؟

(د) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام کتنے پولٹری فارم ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں محکمہ کے پولٹری کے ریسرچ سنٹر / ترقی کے لئے ایک ادارہ پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہے۔ اس ادارے میں 38 ماہرین / ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ب) موجودہ مالی سال میں ان اداروں میں کوئی ترقیاتی کام شروع نہیں کیا گیا۔

(ج) پولٹری میں ریسرچ پر پولٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ راولپنڈی اور گورنمنٹ پولٹری فارمز پر کام ہو رہا ہے۔ ریسرچ کے لئے علیحدہ سے کوئی فنڈ مختص نہ ہیں تاہم ادارے کے لئے برائے سال 19-2018 غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں 331.982 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) صوبہ میں حکومت کے زیر انتظام 10 پولٹری فارمز ہیں۔

اوکاڑہ میں ویٹرنری ہسپتال بنانے اور مویشیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*800: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے کتنی تعداد میں مویشیوں کا ہونا ضروری ہے اوراس کے لئے کیا معیار ہے؟

(ب) ان کے لئے کتنے ہسپتال یا ڈسپنسریاں موجود ہیں آئندہ مالی سال میں حکومت مزید کتنے ہسپتال وڈسپنسریاں اس ضلع میں بنانے جارہی ہے؟

(ج) کتنے ویٹرنری ڈاکٹر اور دیگر عملہ ضلع اوکاڑہ میں موجود ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مویشیوں کی تعداد کے حساب سے ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور عملہ بہت کم ہے کیا حکومت فیض آباد میں نیا ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری کھولنے جارہی ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے جانوروں کی مخصوص تعداد یا کوئی خاص معیار موجود نہیں ہے تاہم فی الوقت ایک تقریباً28000 تا32000 جانوروں کے لئے موجود ہے۔

(ب) ان کے لئے10 ویٹرنری ہسپتال اور92 ویٹرنری ڈسپنسریاں موجود ہیں۔ آئندہ مالی سال میں کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری اس ضلع میں حکومت بنانے نہیں جارہی ہے۔

(ج) 79ویٹرنری ڈاکٹرز اور260 دیگر عملہ ضلع اوکاڑہ میں موجود ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ حکومت کا فیض آباد میں نیا ویٹرنری ہسپتال یا ڈسپنسری کھولنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک کے دودھ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1058: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا دودھ کی فراہمی کا منصوبہ جاری ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اوراس منصوبہ کے لئے حکومت نے کتنے فنڈز فراہم کئے ہیں؟

(ج) اس منصوبہ کے تحت سالانہ عوام کو کتنا دودھ فراہم کیا جاتا ہے اور یہ دودھ کس نرخ پر عوام کو دیا جاتا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کا دودھ کی فراہمی کا منصوبہ جاری ہے۔

(ب) یہ منصوبہ مئی 2018 میں شروع کیا گیا تھا اس منصوبہ کے لئے حکومت کی طرف سے 17 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے تھے۔

(ج) اس منصوبہ کے تحت روزانہ تقریباً 300 لیٹر دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ دودھ 85 روپے فی لیٹر عوام کو فروخت کیا جارہا ہے۔

محکمہ کی طرف سے عوام کو اونٹنی کے دوودھ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1060: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ لائیوسٹاک اینڈ وڈیری ڈویلپمنٹ اونٹنی کے دودھ کو عوام تک پہنچانے کے لئے کسی منصوبہ پر کام کررہا ہے اگر ایسا کوئی منصوبہ ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اب تک کتنا اونٹنی کا دودھ عوام کو فراہم کیا گیا، یہ دودھ فراہم کرنے کا کیا طریق کار ہے دودھ کس نرخ پر عوام کو فراہم کیا جارہا ہے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی، نہیں اور اب ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) یہ منصوبہ جنوری 2018 میں شروع کیا گیا اور 30 جون 2018 تک 61919 لیٹر او نٹنی کا دودھ قیمتاً 120 روپے فی لیٹر، لاہور میں موجود مختلف سپر سٹورز پر عوام کو مہیا کیا گیا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ میں ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

202: چودھری اشرف علی: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کی کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) سرجری اورالٹرا ساؤنڈ کی سہولت کس کس ہسپتال میں ہے؟

(د) ان ویٹرنری ہسپتالوں کی کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ ویٹرنری ہسپتالوں کی missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع گوجرانوالہ 87 شفاء خانہ حیوانات قائم ہیں، تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں ہیں۔

(ب) 1۔ علاج معالجہ 2۔ حفاظتی ٹیکے 3۔ مصنوعی نسل کشی

(ج)

(الف) Minor سرجری ضلع گوجرانوالہ کے ہر ویٹرنری ہسپتال میں کی جاتی ہے۔

(ب) الٹراساؤنڈ کی سہولیت ضلع گوجرانوالہ کے کسی ہسپتال میں نہ ہے۔

(د) ان ویٹرنری ہسپتالوں میں missing facilities نہ ہیں۔

(ہ) جواب جز(د) میں دیا جا چکا ہے۔

ڈیرہ غازی خان: پی پی۔290 میں ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

314: سردار احمد علی خان دریشک: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔290 ڈی.جی خان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کیا حلقہ ہذا میں جانوروں کی تعداد کے مطابق ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) سال 19-2018 میں ادویات و دیگر مدات میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت حلقہ پی پی۔290 میں نئے ویٹرنری ہسپتال و ڈسپنسریاں قائم کرنے، خالی اسامیوں کو پُر کرنے اور missing facilities پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حلقہ پی پی۔290 میں محکمہ لائیو سٹاک ڈیرہ غازی خان کی 12 سول ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) جی ہاں! حلقہ ہذا میں جانوروں کی تعداد کے مطابق ہسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(ج) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کیٹل اٹینڈنٹ، واٹر کیریئر اور سینٹری ورکر کی کل گیارہ اسامیاں خالی ہیں۔

(د) سال19-2018 میں ادویات اور دیگر کی مد میں 2889136روپے مالیت کی میڈیسن وویکسیئن فراہم کی گئیں۔

(ہ) حکومت حلقہ پی پی-290 میں نئے ہسپتال بنانے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے جبکہ خالی اسامیوں پر بھرتی حکومتی پالیسی کے تحت کی جائے گی۔ حکومتmissing facilities جیسا کہ چار دیواری مرمت کے کام کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے اور کام کا آغاز اس سال کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے تجرباتی فارم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

319: چوہدری اشرف علی: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنے لائیوسٹاک تجرباتی فارم کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ میں مزید تجرباتی لائیوسٹاک فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارموں پر کس کس نسل اور اقسام کے جانور رکھے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ تجرباتی فارموں پر کون کون سے تجربات اور ریسرچ ورک کیا جاتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں بیس لائیوسٹاک تجرباتی فارم موجود ہیں۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) آئندہ سال کے مالی وسائل کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں گے۔

(ج) مذکورہ لائیوسٹاک تجرباتی فارموں میں گائیوں میں ساہیوال، چولستانی، لوہانی، داجل، تھری، دہنی، دوغلی نسل اور غیر قسمی نسل کے جانور رکھے ہوئے ہیں۔ بھینسوں میں نیلی راوی نسل کے جانور ہیں۔ بھیڑوں میں تھلی، کجلی، بچی، مندری، تھلی، لوہی، سپلی، سالٹ رینج، پاک قراقل کی اقسام ہیں جبکہ بکریوں میں نکری ناچی، ڈیرہ دین پناہ،

بیتل، پاک انگورہ، لوکل ہیڑی اور ٹیڈی بکریوں کی اقسام ہیں۔ مذکورہ فارموں میں سے دو میں مڑیچہ اور کیمبل پوری نسل کے اونٹ اور گدھوں کی اقسام بھی ہیں۔

(د) جی ہاں! مذکورہ فارموں میں تعلیمی ادارے اور محکمہ لائیوسٹاک ریسرچ کرتا ہے۔ فارموں میں اینیمل بریڈنگ، نیوٹریشن، لائیوسٹاک مینجمنٹ اور میڈیسن جیسے عنوانات پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

نارووال میں سال2016 تا2018 میں
دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

409: جناب منان خان: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے سکیم شروع کی گئی تھی جس کے تحت بیوہ عورتوں کو جانور دیئے جاتے تھے؟

(ب) اس سکیم کے تحت ضلع نارووال میں سال17-2016 اور سال2018 میں کتنے جانور کتنی بیوہ خواتین کو تقسیم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ سکیم جاری ہے اگر ختم کر دی گئی ہے تو حکومت عوامی مفاد کے تحت اس سکیم کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس سکیم کے تحت ضلع نارووال میں سال17-2016 اور سال2018 میں بیوہ خواتین کو حسب ذیل چھوٹے اور بڑے جانور دیئے گئے۔

سال	تعداد خواتین	چھوٹے جانور	بڑے جانور
2016	185	370	250
2017	136	0	136

(ج) یہ سکیم 30.06.2018 کو حکومت کی طرف سے ختم کر دی گئی تھی۔ فی الحال حکومت کا یہ سکیم مستقبل میں جاری رکھنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

ضلع وہاڑی میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

423:جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وہاڑی میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں ان میں سال2018 کے دوران کتنے جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا؟

(ب) کیا حکومت اس تحصیل میں مزید ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسری قائم کرنے کا معیار کیا ہے؟

(ج) کیا ان ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کے علاج معالجہ کی تمام سہولیات موجود ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):

(الف) وہاڑی میں جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے 5 ویٹرنری ہسپتال اور9ڈسپنسریاں موجود ہیں۔ سال2018 کے دوران3,89,468 جانوروں کا علاج معالجہ کیا گیا۔

(ب) جی، نہیں۔ایک ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری ڈسپنسری بنانے کے لئے جانوروں کی مخصوص تعداد یا کوئی خاص معیار موجود نہیں ہے تاہم فی الوقت ایک تقریباً28000 تا 32000 جانوروں کے لئے موجود ہے۔

(ج) جی ہاں! علاج معالجہ کی ضروری سہولیات موجود ہیں۔

صوبہ میں عوام کے لئے دودھ، گوشت کی ضروریات کو پورا کرنے اور شتر مرغ فارم قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

452:چودھری اشرف علی: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے عوام کی دودھ اور گوشت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) کیا محکمہ کے زیر انتظام شتر مرغ کے فارم قائم کئے گئے ہیں اگر ہاں تو کن کن مقامات پر قائم کئے گئے ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) دودھ اور گوشت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے محکمہ نے ولائتی نسل کے نر جانوروں کے سیمن کی30 لاکھ ڈوزز امپورٹ کیں تاکہ صوبہ میں موجود بے نسلی گائیوں کی دودھ کی پیداواری صلاحیت بہتر کی جائے۔ گوشت کی پیداوار کے لئے کٹا فربہ / کٹا بچاؤ سکیم متعارف کروائی گئی۔

(ب) پرائیویٹ سیکٹر نے پنجاب کے 31 اضلاع میں شتر مرغ فارم قائم کئے ہیں۔

تحصیل بورے والا میں محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

462: جناب خالد محمود: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بورے والا میں محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) کیا مستقبل میں حکومت کوئی نئے ہسپتال یا ویٹرنری سنٹر اس تحصیل میں بنانا چاہتی ہے یا موجودہ کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ ہے، تفصیل دی جائے؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) تحصیل بورے والا میں کل 9 ویٹرنری ہسپتال اور 10 ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔

(ب) نئے ویٹرنری ہسپتال یا ویٹرنری سنٹر بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اپ گریڈیشن کا کام جاری ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے رورل پولٹری پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

489: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کا رورل پولٹری ماڈل کس حد تک کامیاب ہے اس پراجیکٹ سے دیہی معیشت کس حد تک بہتر ہوئی ہے؟

(ب) محکمہ نے یہ پراجیکٹ کب شروع کیا اور اب تک اس پراجیکٹ کے لئے کتنی رقم محکمہ کو فراہم کی گئی؟

(ج) یہ منصوبہ صوبہ کے کن شہروں میں متعارف کرایا گیا ہے، اس منصوبہ سے مرغی کے گوشت اور انڈوں کی فراہمی میں بھی اضافہ ہوا ہے تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے رورل پولٹری ماڈل کو خاطر خواہ عوامی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اس ماڈل سے 788 ملین روپے کے انڈے اور گوشت پیدا ہوئے

(ب) محکمہ نے پراجیکٹ کا آغاز 2014 میں کیا اور اب تک پراجیکٹ کے لئے 247.19 ملین روپے کی رقم محکمہ کو فراہم کی گئی ہے۔

(ج) یہ منصوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں متعارف کروایا گیا۔ اس منصوبے سے مرغی کے گوشت کی فراہمی میں 126 ٹن گوشت اور انڈوں کی فراہمی میں 75.7 ملین اضافہ ہوا۔

محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

491: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ سے جانور پال حضرات کا کتنا فائدہ ہوا اور کن جانوروں کی بریڈ امپرومنٹ کی گئیں؟

(ب) 2013 سے 2018 تک بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ج) بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کن مقاصد کے لئے بنایا گیا تھا اور کیا ان مقاصد کے حصول میں بورڈ کامیاب رہا؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کے بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کے تحت فارمرز کے چھ لاکھ سے زائد جانوروں کو مصنوعی نسل کشی کی سہولیات فراہم کی گئیں۔

(ب) 2013 سے 2018 تک 2039.088 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) بریڈ امپرومنٹ پراجیکٹ کا مقصد مصنوعی نسل کشی کے ذریعے جانوروں میں دودھ اور گوشت کی پیداوار کو بڑھانا اوران تمام مقاصد کے حصول میں بورڈ کوئی خاطر خواہ کارکردگی نہ دکھا سکا ہے۔

صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی سے متعلقہ تفصیلات

492: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی موجود ہے تو اس کا دفتر کہاں اور اعلیٰ افسران کون ہیں؟

(ب) اس ایجنسی کی 2008 سے 2018 تک کیا کارکردگی رہی ہے اور اسے 2008 سے 2018 تک کتنا بجٹ دیا گیا؟

(ج) اس ایجنسی نے حلال میٹ کی فراہمی میں کیا اہم کردار ادا کیا ہے؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی موجود ہے۔ پنجاب حلال میٹ ایجنسی کا دفتر شاہین کمپلیکس چوتھی منزل دفتر نمبر۔6 ایجرٹن روڈ لاہور پر واقع ہے۔ اور جناب جسٹس ریٹائرڈ خلیل الرحمٰن خان اس کے چیئرمین ہیں۔

(ب) اس ایجنسی کی 2008 سے 2018 کی کارکردگی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. شرعی احکامات کی روشنی میں جانوروں کو حلال طریقہ سے ذبح کرنے کے عمل کی یقین دہانی کے لئے پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی نے قصاب حضرات کو عملی تربیت فراہم کی۔
2. پنجاب میں بین الاقوامی کانفرنس کا منعقد کروانا۔
3. جانوروں کو حلال طریقہ کے مطابق ذبح کرنے کے لئے شرعی راہنمائی کی کتاب کی اشاعت۔
4. لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈپارٹمنٹ کو بائی لاز برائے حلال ذبح اور لائسنسنگ کی تیاری میں معاونت مہیا کی۔
5. صنعتکاروں / درآمد کنندگان / برآمد کنندگان کی راہنمائی کے لئے اسلامی شریعہ راہنمائی کتاب کی اشاعت کی۔
6. صارفین، ریگولیٹری اداروں اور صنعتکاروں کی راہنمائی کے لئے مصنوعات کی تیاری میں استعمال ہونے والے بین الاقوامی اجزاء کے ای کوڈز کی کتاب کی اشاعت کی۔
7. وفاقی منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کو حلال سیکٹر کی ترویج و ترقی کے لئے ڈی ایٹ ایکسپرٹ گروپ میٹنگ کے انعقاد میں معاونت فراہم کی۔
8. چیئرمین پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی نے بین الاقوامی ادارے سٹینڈرڈ اینڈ میٹرالوجی انسٹیٹیوٹ فار اسلامک کنٹریز کو یونیفائیڈ حلال سٹینڈرڈ کی تیاری میں معاونت کی۔

ایجنسی کو برائے سال 19-2018 کا مجموعی بجٹ 67,842,000 روپے مختص کیا گیا۔

(ج) اس ایجنسی نے حلال میٹ کی فراہمی میں مندرجہ ذیل کردار ادا کیا ہے۔

1. پنجاب حلال ڈویلپمنٹ ایجنسی نے جانوروں کو حلال طریقہ کے مطابق ذبح کرنے کے لئے شرعی راہنمائی کی کتاب کی اشاعت کی۔
2. مفصل جواب جزہائے (ب) میں دیا جا چکا ہے۔
3. مندرجہ ذیل مذبح خانوں کے آڈٹ کرنے کے بعد حلال سرٹیفکیشن دی جا چکی ہے۔

- PAMCO
- Abedin International
- Zenith Associates
- Sufi Poultry

- Tajij Food
- TATA Best Foods

محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی کوپر روڈ پر واقع لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

493: محترمہ عظمٰی کاردار: کیا وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی کوپر روڈ پر واقع لیبارٹری میں کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کس ٹیسٹ کی کیا فیس ہے؟

(ب) یہ لیبارٹری کب کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی؟

(ج) 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت نے کتنے فنڈز دیئے سال وار علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پنجاب لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی کوپر روڈ پر واقع لیبارٹری میں مندرجہ ذیل ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

1. جانوروں کے اندرونی وبیرونی تشخیص کا ٹیسٹ۔
2. جانوروں کے خونی کرموں کی تشخیص کا ٹیسٹ۔
3. مسٹا ئٹس کا ٹیسٹ۔
4. بیماریوں کی تشخیص بذریعہ Elisa ٹیسٹ
5. بیماریوں کی تشخیص بذریعہ PCR ٹیسٹ
6. مرغیوں کی پوسٹ مارٹم اور اس کی بنیاد پر بیماریوں کی تشخیص
7. سیرم بائیوکیمسٹری۔
8. ہیماٹالوجیکل تشخیص
9. مختلف ویکسین شدہ جانوروں میں ٹائیٹریشن کے ذریعہ ویکسین کی کارکردگی کی جانچ۔ لیبارٹری میں یہ تمام ٹیسٹ بغیر فیس کے کئے جاتے ہیں۔

(ب) یہ لیبارٹری چار سالوں (09-2008 تا12-2011)میں بنی اور اس پر کل لاگت 133.336 ملین روپے آئی۔

(ج) 2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت کی طرف سے مہیا کئے گئے فنڈز کی سال وار علیحدہ علیحدہ تفصیل حسب ذیل ہے:

مالی سال	کل Allocation(ملین روپے)
2008-09	42.180
2009-10	46.132
2010-11	57.905
2011-12	72.007
2012-13	117.963
2013-14	125.996
2014-15	131.962
2015-16	141.394
2016-17	167.984
2017-18	221.563

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر128 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: ہنجروال میں ڈاکوؤں کی گھر میں لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات

128: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روز نامہ "جنگ" مورخہ 5-مارچ 2019 کی خبر کے مطابق ہنجروال لاہور میں ڈاکو شبیر نامی شہری کے گھر داخل ہوئے، تمام افراد کو یرغمال بنا کر چار لاکھ روپے مالیت کے طلائی زیورات اور نقدی لوٹ کر لے گئے نیز گھر والوں پر تشدد بھی کیا؟

(ب) ڈکیتی کی اس واردات کا مقدمہ کس تھانہ میں درج ہوا نیز ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لئے پولیس نے اب تک جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) محترمہ نے ایک اخباری خبر کی بنیاد پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے، انہوں نے اپنے توجہ دلاؤ نوٹس میں جن حقائق کا ذکر کیا ہے وہ درست نہ ہیں۔

(ب) تھانہ ہنجروال میں اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا، 15 کی کال کا ریکارڈ بھی چیک کیا گیا ہے پولیس کو کوئی ایسی کال موصول ہوئی اور کسی شبیر نامی شخص نے تھانہ ہنجروال میں ایسے وقوعہ کے متعلق کوئی رپورٹ درج کرائی ہے اور نہ ہی کوئی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے باوجود محترمہ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے یا شبیر نامی آدمی نے ان سے رابطہ کیا ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ اس کا پرچہ درج نہیں کیا گیا یا اس قسم کی کوئی اور بات ہے تو پولیس اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے لیکن پولیس کے پاس یہ واقعہ رپورٹ نہیں ہوا اس لئے یہ واقعہ درست نہ ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! روزنامہ "جنگ" میں یہ خبر main headline ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ٹھیک ہے، اخبار میں کئی دفعہ خبر آجاتی ہے لیکن اخبار والے اس کی تردید نہیں کرتے، اگر آپ کے پاس اس اخبار کے علاوہ کوئی انفارمیشن ہے تو اس کے لئے بھی وزیر قانون نے کہا ہے کہ اگر جان بوجھ کر ایف آئی آر درج نہیں کی گئی تو ہم اسے بھی take up کرنے کے لئے تیار ہیں اس لئے آپ اسے چیک کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 130 محترمہ شاہین رضا کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ: سانول نامی شہری کو قتل اور اس کی والدہ کو شدید زخمی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

130: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14۔فروری 2019 کو تھانہ پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے علاقہ میں سانول نامی شہری کو گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا اور اس کی والدہ کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا گیا جو کہ موت وحیات کی کشمکش میں ہسپتال میں زیر علاج ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واقعہ کا مقدمہ تھانہ پیپلز کالونی میں ایف آئی آر نمبر 132/19 کے تحت درج ہوا ہے مگر پولیس تاحال ملزمان کو گرفتار نہیں کر سکی اس کے بارے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

(الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ باپ نے اپنے بیٹے کو قتل کیا ہے اس کا background یہ تھا کہ اس شخص کے دو بیٹے تھے ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا اور قتل کرنے کے بعد وہ بیرون ملک چلا گیا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو اسے راضی نامہ کی بنیاد پر اس مقدمہ سے ایڈیشنل سیشن جج۔۔۔

جناب سپیکر: .Order in the House جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اسے راضی نامہ کی بنیاد پر اس مقدمہ سے ایڈیشنل سیشن جج گنجیانہ صاحب کی عدالت سے بروئے راضی نامہ بری کر دیا گیا۔ بری ہونے کے بعد والد نے اپنے اس بیٹے کو جس نے پہلے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا اسے قتل کر دیا اور ساتھ ہی اس نے اپنی بیوی کو بھی شدید زخمی کیا جو بعد میں ہسپتال میں admit ہوئی، اس میں latest صورتحال یہ ہے کہ وہ خاتون۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف ایوان میں داخل ہوئے
تو معزز ممبران حزب اختلاف نے کون آیا شیر آیا شیر آیا کے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: .Order in the House جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ وہ خاتون جو زخمی ہوئی تھی ابھی latest صورتحال یہ ہے کہ وہ بھی زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو چکی ہے۔ یہ معاملہ ایک فیملی کے درمیان تھا کہ ایک باپ نے اپنے بیٹے کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو بھی قتل کیا۔ اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، ملزمان بھی گرفتار ہو چکے ہیں اور اس کی تفتیش ہو رہی ہے۔ اس مقدمے کو یکسو کر کے انشاء اللہ بہت جلد چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/214 جناب جاوید کوثر کی ہے۔ محرک اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گوجر خان میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل گوجر خان جو کہ دو نشان حیدر حاصل کرنے والے پاک فوج کے بہادروں کی دھرتی ہے اور گوجر خان کے بہت سے خاندان بیرون ملک میں بھی مقیم ہیں جو بہت زیادہ زرمبادلہ بیرون ملک سے پاکستان بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر! تحصیل گوجر خان میں 2005 میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی نے علاقہ کے مسائل کے پیش نظر ایک ٹراما سنٹر کا سنگ بنیاد رکھا۔

جناب سپیکر! اس موقع پر وزیر قانون و لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب محمد بشارت راجا بھی وہاں موجود تھے۔ اس عمارت کو 2008 میں مکمل کر دیا گیا لیکن گزشتہ دس سالوں میں اس ٹراما سنٹر کو فنکشنل نہیں کیا گیا جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس عمارت پر جناب پرویز الہیٰ کے نام کی تختی لگی ہوئی ہے۔ اب گوجر خان کی عوام کا مطالبہ ہے کہ موجودہ حکومت اس ٹراما سنٹر کو جلد از جلد فنکشنل کرنے کے لئے اقدامات کرے تاکہ عوام کو درپیش مشکلات دور ہو سکیں اس حوالے سے اہل علاقہ میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحبہ ہیں؟ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! محترمہ تشریف لائی تھیں لیکن ابھی ہاؤس میں موجود نہیں میں چیک کروا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں جونہی منسٹر صاحبہ آئیں گی تو اسے take up کر لیں گے۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے تین چار مرتبہ instructions دی ہیں کہ متعلقہ منسٹر کو یہاں پر موجود ہونا چاہئے یا اس کی application آنی چاہئے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ جیسے سپیکر کے ہوتے ہوئے بھی یہ منسٹر کیوں نہیں آ رہے؟ انہیں ایوان میں دلچسپی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ہمیشہ ادھر ہی ہوتی ہیں، ابھی بھی آ جائیں گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 75 جناب لطاسب ستی کی ہے یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے، وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا تھا۔ جناب محمد لطاسب ستی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، چلیں جی، مراد راس! آپ جواب دے دیں۔

ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات ٹیچرز کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ضمن میں گزارش ہے کہ بلاشبہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن حکومت کی ہدایت کی روشنی میں صوبہ بھر میں تعلیمی پالیسیوں پر عملدرآمد کرتا ہے، اساتذہ کرام کی بھرتی، تبادلہ جات اور ان کی تدریسی کارکردگی کے حوالے سے صوبہ بھر میں یکساں پالیسی لاگو ہے۔ محکمے کی کوشش ہوتی ہے کہ صوبہ بھر کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے سکولوں میں اساتذہ اور تعلیمی سہولیات فراہم کرے۔ سکولوں میں ہیڈماسٹرز، ہیڈ مسٹریسز کی تعیناتی کے لئے محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہیڈماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز کی براہ راست بھرتی کے لئے کیس تکمیل کے مراحل میں ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے بھرتی کی سفارشات موصول ہونے پر نہ صرف ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں مری، کہوٹہ، کوٹلی ستیاں بلکہ صوبہ بھر کے دیگر اضلاع کے سکولوں میں بھی ہیڈماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز تعنیات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! ان تحصیلوں کے اساتذہ کرام کو حوصلہ افزائی کے لئے انہیں ہارڈ ایریا الاؤنس دیا جارہا ہے۔ جہاں تک پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کے تبادلہ جات کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ حکومت کی منظوری کے بعد صوبہ بھر میں تبادلہ جات کے لئے یکساں پالیسی پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ تاہم اس ضمن میں حکومتی احکامات کی روشنی میں محکمہ ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن میں اس وقت اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کے بارے میں کسی پالیسی پر محکمے میں عملدرآمد نہیں ہو رہا تاہم حکومت کی طرف سے منظوری اور رقم کی فراہمی پر محکمہ ضروری کارروائی کرے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تقریباً 66 سکولز ایسے ہیں کہ جن کے ہیڈ ماسٹر نہیں۔ یہ علاقہ آپ نے نہیں دیکھا ہو گا لیکن میں نے دیکھا ہوا ہے اور وہاں پر سردیوں میں جانا خاصا مشکل ہوتا ہے۔ آپ کو ان علاقوں میں تعینات اساتذہ کو کوئی special package or incentive دینا پڑے گا۔ اگر آپ ان کو کوئی incentive دیں گے تو پھر ہی یہ اساتذہ ان سکولوں میں جائیں گے۔ جناب مراد راس! کیا سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئے ہوئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان کو بُلایا نہیں گیا تھا۔

جناب سپیکر: محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق اگر تحریک التوائے کار take up ہو رہی ہے تو ان کو آنا چاہئے تھا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ چیئر کی یہ رولنگ ہے کہ جس محکمہ سے متعلق سوالات take up ہوں گے یا تحریک التوائے کار ہو گی تو اس کے سیکرٹری لازمی طور پر یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہوں گے۔ ایک دن پہلے بھی محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات تھے اور اس روز بھی محکمہ کے سیکرٹری موجود نہیں تھے۔ آج سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کیوں نہیں آئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! وہ لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو اس میٹنگ میں بھجوایا ہے اور میں خود یہاں پر جواب دینے کے لئے موجود ہوں۔

جناب سپیکر: کیا لوکل گورنمنٹ کی میٹنگ اس ہاؤس سے زیادہ اہم ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں جواب دینے کے لئے موجود ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ میری بات سمجھ نہیں رہے۔ آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی آپ کا یا میرا ذاتی مسئلہ نہیں۔ میں ذاتی طور پر آپ کا بڑا regard کرتا ہوں لیکن یہ ہاؤس کی عزت کا مسئلہ ہے۔ اس بارے میں چیئر کی پہلے ہی رولنگ آچکی ہے کہ متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری کو لازمی طور پر یہاں پر موجود ہونا چاہئے۔ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر صاحب یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کس میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں اور وہ وہاں کیا کر رہے ہیں؟ یہ روّیہ مناسب نہیں ہے۔ دوسرا آپ نے جو جواب دیا ہے وہ بھی صحیح نہیں۔ میں خود ان علاقوں میں گیا ہوں اور یہ ہیڈ ماسٹر وہاں پر جا ہی نہیں رہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرا جواب تو سُن لیں۔ کیا میں آپ کی بات کا جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ کے محکمہ کا سیکرٹری آئے گا تو پھر جواب لیں گے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ جب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو پھر اس کو take up کیا جائے گا۔ اگر سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نہیں آتے تو پھر اس کے خلاف کسی طرف سے تحریک استحقاق آئے گی کیونکہ یہ طریق کار غلط ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں سرجری کی وجہ سے پچھلے ہفتے یہاں پر موجود نہیں تھا۔

جناب سپیکر: آپ کی بات نہیں ہو رہی۔ میرے علم میں یہ بات ہے کہ آپ یہاں پر نہیں تھے۔ آپ کی سرجری کا پیغام ہمیں مل گیا تھا۔ آپ کی بات نہیں بلکہ یہ اس ہاؤس کے تقدس کی بات ہے۔ اس بارے میں already رولنگ آچکی ہے۔ ایک دن سیکرٹری فنانس نہیں آئے تھے اور پھر چیئر کی جانب سے اس بارے میں رولنگ دی گئی اور اگلے دن اجلاس کا وقت صبح 9:00 بجے کا تھا اور سیکرٹری فنانس 8:45 یہاں گیلری میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ذاتی طور پر آپ کا بڑا regard ہے۔ اب تو ماشاءاللہ آپ صحت یاب ہو گئے ہیں۔ جب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو پھر اس تحریک التوائے کار پر بات ہو گی۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی مزید تین تحریک التوائے کار ہیں۔ اس تحریک

التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔جب سیکرٹری سکولز ایجوکیشن آئیں گے تو پھر ان کو take up کیا جائے گا۔کل سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کو بُلایا جائے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 108/19 جناب صفدر شاکر کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے ابھی نوٹس لیا ہے اور اس سے پہلے ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی تین چار مرتبہ اس چیز کا نوٹس لیا ہے کہ وزراء صاحبان اسمبلی کے بزنس کے بارے میں serious نہیں ہیں۔میرے خیال میں یہ seriously کوشش کرتے ہوں گے لیکن بیوروکریسی ان کی بات نہیں مان رہی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ایسا نہیں ہے۔ وزراء صاحبان اپنے کام کے حوالے سے انتہائی سنجیدہ ہیں البتہ محکمہ جات کے سیکرٹری صاحبان serious نہیں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے درست فرمایا کہ وزراء صاحبان serious ہیں لیکن sincere نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! یہ بات مناسب نہیں کیونکہ وزراء صاحبان serious and sincere ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! [***********]

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! بڑی معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہ ذاتی بات ہے لہٰذا اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 108/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تحصیل تاندلیانوالہ کے بارہ دیہات نہری پانی سے محروم

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے مندرجہ ذیل 12 دیہات چک نمبر 547گ ب،549گ ب،550گ ب،551گ ب،552گ ب،553گ ب، 554گ ب، 555گ ب، 556گ ب، 501گ ب،557گ ب اور558گ ب نہری پانی سے محروم ہیں۔ یہ دیہات راجباہ کلسیانوالہ بورالہ ڈویژن میں شامل ہیں۔ ٹیل پر ہونے کی وجہ سے ان دیہات کو نہری پانی نہیں مل رہا۔ غریب کسان نہری پانی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی فصلیں کاشت کرنے سے قاصر ہیں۔ بجلی کے ٹیوب ویل لگانا اور بجلی کے بل ادا کرنے کی اُن میں استعداد نہیں ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلہ کے فوری حل کے لئے اقدامات کئے جائیں اور نہری پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے ہم نے محکمہ سے data مانگا ہوا ہے۔ مجھے ایک دن کی مہلت دیں میں انشاءاللہ تعالیٰ کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور کل اس تحریک التوائے کار کو take up کیا جائے گا۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔

مسودہ قانون آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Aab-e-Pak Authority Bill 2019 has been introduced in the House and it is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering for report thereon within one month.

بحث

پری بجٹ بحث

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے کا اگلا آئیٹم پری بجٹ discussion ہے۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا اور جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو دے دیں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ موجودہ حکومت باضابطہ طور پر مالی سال 20-2019 کا بجٹ پیش کرنے جا رہی

ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں یہ ایوان ہمیں اپنی قیمتی آراء سے نوازے۔ان کی تجاویز کی روشنی میں آئندہ بجٹ کے خدوخال ترتیب دیئے جائیں۔

جناب سپیکر!ہمارا گزشتہ مالی سال کا بجٹ 19-2018 ایک corrective بجٹ تھا جس کے ذریعے ہم نے ماضی کی غلطیوں کی اصلاح کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر!گزشتہ مالی سال جب تحریک انصاف کی حکومت نے پنجاب کی کمان سنبھالی تو اس کو عظیم challenges درپیش تھے۔ہم نے 91۔ارب روپے کی outstanding liabilities inherit کیں، 150 سے اوپر litigation cases inherit کئے، سٹیٹ بنک کی overdraft line مکمل طور پر exhausted تھی جو واپس دینا پڑی۔اس سال ہم چاہتے ہیں کہ جو ترقیاتی paradigm اس صوبے میں رہا ہے اُس میں بہتری لے کر آئیں۔

جناب سپیکر!پچھلے سات سال کی ڈویلپمنٹ جس میں 2100۔ارب روپے سے اوپر خرچ ہوئے اُس میں اگر آبادی کو دیکھا جائے تو دس فیصد آبادی کے لئے ایک ہزار ارب روپیہ خرچ کیا گیا اور باقی 90 فیصد آبادی پر صرف ایک ہزار ارب روپیہ خرچ کیا گیا۔ہم یکساں پنجاب کی سوچ رکھتے ہوئے ایک regional equalization کے تحت بڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں چاہتا ہوں کہ معزز ایوان کے فاضل ممبران کو دیئے گئے نئے پنجاب کی نئی ترجیحات کا pamphlet, booklet اور questionnaire دیا گیا ہے اُس کو مہربانی کر کے ضرور پڑھیں، اسے fill کریں اور ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ کریں۔

جناب سپیکر!جنوبی پنجاب اور دیگر پسماندہ علاقے ہماری ترقیاتی ترجیحات کا خاص مرکز ہیں۔اس خطے میں صحت، تعلیم، انفراسٹرکچر اور سماجی بہبود وغیرہ کے حوالے سے متعدد منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے تیزی سے ہم نے اس وقت بھی کام جاری رکھا ہوا ہے۔جنوبی پنجاب کو بجٹ ترتیب دیتے وقت تناسب سے زیادہ حصہ انشاءاللہ دیا جائے گا تاکہ گزشتہ پسماندگی کا ازالہ کیا جاسکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں پُرامید ہوں کہ اس پری بجٹ سیشن میں تمام معزز ممبران اپنے حلقوں کی بہترین نمائندگی کرتے ہوئے ایسی ٹھوس اور مثبت تجاویز پیش کریں گے جو آئندہ مالی

سال کا بجٹ بناتے وقت نہ صرف حکومت کی راہنمائی فرمائیں گے بلکہ اُن کی تکمیل عوام کی زندگی میں آسانیوں کا باعث بن سکے گی۔

جناب سپیکر! میری اس معزز ہاؤس سے یہ بھی گزارش ہے کہ اس پائیدار ترقی کے جو اہداف ہم نے set کئے ہیں اُن کو حاصل کرنے اور آمدن میں اضافے کے لئے جو necessary revenue generation کے مشورہ جات ہیں، اُن سے بھی وہ ہمیں مستفید فرمائیں اور ساتھ ساتھ expenditure cuts کی طرف بھی ضرور غور کریں۔ گزشتہ مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی ہماری یہ پالیسی ہوگی کہ غیر ترقیاتی اور نمائشی اخراجات کم سے کم ہوں تاکہ حکومتی وسائل صرف انتہائی ضروری منصوبوں اور ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ کئے جاسکیں۔

جناب سپیکر! اس مقصد کے لئے باقاعدہ ہدایات جاری کی جا چکی ہیں اور متعلقہ ادارے اور کمیٹیاں اس حوالے سے حکومتی سطح پر سادگی اور austerity کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پھر پُر امید ہوں کہ معزز ممبران اس پری بجٹ سیشن میں اپنی مثبت اور قابلِ عمل تجاویز دیں گے جس سے صوبے کو معاشی اور سماجی ترقی میں بہتری، وسائل میں اضافہ، گورننس کی بہتری کے مقاصد کا حصول اور غیر ترقیاتی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی لائی جائے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب میں قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں پری بجٹ سیشن پر اپنی بات کرنے سے پہلے پاکستانی قوم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی اس ملک پر کڑا وقت آیا چاہے زلزلہ ہو، سیلاب ہو یا ہندوستان کا جنگی جنون ہو تو اس قوم نے کمال یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ پلوامہ واقعہ کے بعد پارلیمنٹ کے اندر بھی تمام سیاسی جماعتوں نے ایک مثالی یکجہتی کا اظہار کیا

ہے۔ ہندوستان کے دو جنگی جہاز ہمارے قوم کے سپوت حسن صدیقی اور نعمان جیسے بہادر پائلٹس نے گرائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ حوالدار عبدالرب اور نائیک خرم نے جامِ شہادت نوش کیا۔ قوموں کی زندگی میں مشکل وقت آتا ہے۔ ہم سب سیاستدان ہیں لیکن پہلے پاکستانی ہیں۔ یہاں پر ذکر کرنا چاہئے کہ آج اللہ کے فضل و کرم سے پوری اسلامی دنیا میں پاکستان ایک واحد ایٹمی قوت ہے اور پاکستان کے دشمنوں کو یہ بات ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھی جس پر یہ قوم اُن کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور میاں محمد نواز شریف جس کو اللہ نے اس ملک کو ایٹمی قوت بنانے کا ذریعہ بنایا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے آج بھی وہ وقت یاد ہے جس وقت امریکہ میں بل کلنٹن صدر تھے۔ جب ہندوستان نے پانچ دھماکے کئے تو کلنٹن نے کہا کہ ہم آپ کو اربوں ڈالر دیں گے لہٰذا آپ ہندوستان کے جواب میں ایٹمی دھماکے نہ کریں لیکن میاں محمد نواز شریف نے قومی امنگوں کے عین مطابق billions of dollar کو ٹھکرایا اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے ہندوستان کے پانچ ایٹمی دھماکوں کے جواب میں چھ دھماکے کرکے اُس کا جواب دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج بھی میں خائف ہوں اور دعا کرتا ہوں کیونکہ جنگ کے بادل ابھی بھی منڈلا رہے ہیں اور مودی کا جنگی جنون ہے۔ جب تک وہ الیکشن میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر لیتا misadventure کا خطرہ ہے لیکن ہمیں اپنی دھرتی کے سپوتوں پر مان ہے اور ہمیں پاکستانی ہونے کے ناتے یہ فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایٹمی قوت بنایا ہے۔ تمام تر ناپاک خواہشوں کے باوجود اللہ کے فضل و کرم سے ہندوستان پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا اور اس کا کریڈٹ دو سابق وزرائے اعظم اور پاکستانی قوم کو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس حکومت کو قائم ہوئے آٹھ مہینے ہو گئے ہیں۔ میں اہداف پر اور باقاعدہ discussion کرنے سے پہلے کچھ اہم پہلو نیک نیتی کے ساتھ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ کل بھی میں نے یہ کہا کہ جب پہلا اجلاس ہوا تو قومی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر نے قومی اسمبلی میں میثاقِ معیشت کی بات کی تھی کہ معاشی بحران ہے لہٰذا بیٹھ کر ہم اس پر قانون سازی کریں، سیاسی جماعتوں کے مشترکہ مشوروں کے ساتھ ایسی

strategy اپنائیں تاکہ پاکستان کے حالات بہتر ہوں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایوان چور اور ڈاکو کے نعرے سے گونجتا رہا۔

جناب سپیکر! انگریزی میں کہتے ہیں کہ:

"To be, or not to be, that is the question"

جناب سپیکر! آپ ماشاء اللہ عرصہ دراز سے ایک باریک بین سیاستدان ہیں اور آپ نے grass roots level سے سیاست کی ہے۔ بروقت جو فیصلے ہوتے ہیں وہی احسن فیصلے ہوتے ہیں لیکن وقت گزر جانے کے ساتھ ساتھ وہی فیصلے مشکل فیصلے ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھئے وزیر خزانہ یہ کہتے تھے کہ ہم آئی ایم ایف کے پیچھے نہیں چھپیں گے کیونکہ ہمیں آئی ایم ایف کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر کہا گیا کہ ہم آئی ایم ایف سے بات کریں گے اور اسی دوران روپے کی قدر میں 35 فیصد کمی واقع ہوئی۔ پاکستان کی 71 سالہ تاریخ میں unprecedented ہے۔ یہاں devaluation 35 percent ہوئی۔ پالیسیوں اور strategy کی اپنی افادیت ہوتی ہے لیکن آپ جانتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایوان جانتا ہے اس طرف بیٹھے ہوئے لوگ بھی صائب رائے رکھتے ہیں کہ ہمیشہ معیشت sentiment driven ہوتی ہے۔ آپ کو اعتماد سازی کے لئے ایسے اقدامات کرنے پڑتے ہیں جس سے غیر یقینی صورتحال کم ہو اور سرمایہ کار سرمایہ کاری کر سکے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ اس کے بعد وزیر اعظم خود کہنے لگے کہ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ معاشی حالات اتنے خراب ہیں۔

جناب سپیکر! ہم گھر کا بجٹ بناتے ہیں تو ایک ایک چیز لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلانے ہیں۔ اگر کوئی spade work کیا ہوتا، ہمارے ساتھی جو اُدھر بیٹھے ہیں یہ shadow cabinet کی بات کیا کرتے تھے تو کیوں home work نہیں تھا، کیوں چیزوں کا جائزہ نہیں لیا گیا اور قوم کو کہا گیا کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا کہ معاشی حالات اتنے خراب ہیں؟ چلیں! ہم نے کہا کہ ان کو موقع ملنا چاہئے اور بات آگے بڑھنی چاہئے۔

جناب سپیکر! آج آپ دیکھیں کہ ہم ایٹمی قوت ہیں لیکن مانگے تانگے کے ہمارے دوست ممالک سے پیسے آ رہے ہیں، دو بلین، تین بلین آنے پر شادیانے بجائے جاتے ہیں۔

آج معاشی حالات خراب ہیں اور دوست ممالک جو پاکستان کے ہمدرد ہیں وہ پیسے دے رہے ہیں، مجھے خوشی ہے اور یہ ٹھیک بات ہے۔ ان سب چیزوں اور آٹھ ماہ گزر جانے کے بعد 35 فیصد روپے کی devaluation ہونے کے بعد پھر کہا جارہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف کے پاس جارہے ہیں۔ اسی دوران بجلی اور پٹرول کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کیا گیا اور ابھی تک معلوم نہیں ہے کہ وہ کون سی شرائط ہیں جن پر آئی ایم ایف سے قرضہ لیا جائے گا۔ اس وقت تک غیر یقینی کے حالات ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ قومیں اپنے دوستوں کو نہیں بھولتیں not only fair weather friends جو مشکل وقت کے ساتھی ہوتے ہیں ان کو یاد رکھتے ہیں۔ پاکستان کی 71 سالہ تاریخ گواہ ہے کہ چین نے ہمیشہ مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ ہم نے جب قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم بجلی کے اندھیرے دور کریں گے تو ہمیں بھی علم نہیں تھا کہ خزانے کے حالات کیا ہیں۔ ہم نے گلہ نہیں کیا کہ فلاں حکومت ورثہ میں یہ چھوڑ گئی۔ ہم نے اپنا پیٹ کاٹ کر بجلی کے منصوبوں کا آغاز کیا، چین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا ہاتھ تھاما تو 71 سال میں 15 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوئی اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پانچ سالوں میں 12 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کر کے دکھائی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں تو چین کا مشکور ہونا چاہئے تھا کہ انہوں نے مشکل وقت میں 55۔ ارب ڈالر کی پاکستان میں سرمایہ کاری کی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شروع میں آتے ہی ایک وزیر موصوف نے کہا کہ CPEC کو review کرنا چاہئے یہ ہمارے وارے کا نہیں ہے۔ اس کے بعد برطانیہ کے اخبار میں وہ ساری چیز من و عن چھاپی گئی۔ اس کے بعد جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے misquote کیا گیا ہے۔ اس کے بعد بات یہاں نہیں رُکی پھر ایک اور وزیر نے ایک منصوبے میں کہا کہ یہاں پر کرپشن ہوئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ چین جیسا محتاط ملک ہے۔ میں نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کی state owned کمپنی نے اس وزیر موصوف کا جواب دیا اور کہا کہ یہ CPEC کو controversial بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتایئے کہ ہم کس کی خدمت کر رہے ہیں، کیا یہ قومی خدمت ہے کہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں چین جیسے دوست ملک کو ناراض کریں۔ میں آج اس حکومت سے

دست بدستہ گزارش کروں گا کہ خدارا اگر آپ خود مشکلات کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو پاکستان کے عظیم دوستوں کو ناراض مت کیجئے۔

جناب سپیکر! یہاں لاہور میں اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ چل رہا ہے اس کے لئے کہا گیا کہ یہ سفید ہاتھی ہے۔ اس کو ہم مکمل نہیں کر سکتے۔ مجھے بتائیں کہ 60 سے 70 فیصد Chinese loan ہے، سستا loan ہے اور یہ منصوبہ 70 سے 80 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ یہ منصوبہ 22 ماہ عدالت میں زیر التواء رہا۔ ہم نے test trial کیا۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں میٹرو بس چل رہی ہے۔ ہم نے سو ارب میں تین میٹرو بسیں بنائیں۔ میں point scoring نہیں کر رہا آج پشاور میٹرو بس کا تخمینہ سو ارب سے تجاوز کر گیا ہے اور آج بھی وہاں پر کھنڈر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! point scoring سے اور چور ڈاکو کہنے سے بات نہیں بنتی۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہم مثبت اپوزیشن کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری میثاق معیشت کی آفر کو چور اور ڈاکو کے نعروں سے استقبال کیا گیا۔ ہم چپ کر گئے لیکن وقت کا پہیہ جو گھومتا رہتا ہے۔ یہ اللہ کا کام ہے کہ یہ جن کو چور ڈاکو کہتے تھے ان کو صاف پانی اور آشیانہ میں گرفتار کیا گیا، آج عدالت کا فیصلہ بول رہا ہے کہ اس میں ایک پائی کی کرپشن پائی گئی نہ ایک انچ زمین گئی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی کہا گیا کہ یہ مقدمہ بدنیتی پر مبنی تھا تو یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ ایمانداری سر چڑھ کر بولتی ہے۔ ہم سب گنہگار ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج پاکستانی معیشت کے جو حالات ہیں ہم سب کو مل کر اس چیلنج کا مقابلہ کرنا ہے اور اس ملک کا تماشا نہیں دیکھنا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو انشاء اللہ یہ ملک اپنی راہ پر دوبارہ واپس آ جائے گا۔

جناب سپیکر! 2010 میں قواعد انضباط کار میں یہ شامل کیا گیا کہ ہم پری بجٹ اجلاس کیا کریں گے۔ یہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں ہوا۔ میں یہ گزارش بھی کرتا ہوں کہ جب ہم پنجاب کا بجٹ چھوڑ کر گئے تھے تو اس وقت ADP کا سائز 635۔ ارب روپے کا تھا لیکن حالیہ بجٹ جو پاکستان تحریک انصاف نے پیش کیا اس میں 400۔ ارب کی کٹوتی کی گئی 4۔ ارب کی نہیں 400۔ ارب کی کٹوتی کی گئی۔ اس کے بعد پیچھے 238۔ ارب رہ جاتا ہے اس میں سے بھی صرف 88۔ ارب خرچ ہوا

ہے۔ ہم نے جب ADP میں 635۔ارب روپیہ دیا تھا تو اوائل میں ہم 255۔ارب روپیہ خرچ کر چکے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ایف بی آر کہہ رہا ہے کہ 244۔ارب روپے کا ہدف کم ہے جو آپ نے ٹیکس اکٹھا کرنا ہے اور یہ آپ کے این ایف سی ایوارڈ پر براہ راست اثر انداز ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبہ کو کم وسائل میسر آئیں گے اور ڈویلپمنٹ پر مزید کٹوتی ہو گی۔ اس کے پیچھے کیا رہ جائے گا تو یہ افسوسناک بات ہے۔ صوبہ پنجاب جو آدھے سے زیادہ پاکستان ہے اس میں ٹیکس ٹارگٹ 276 بلین ہے جس میں سے ابھی صرف 31 فیصد اکٹھا ہو سکا ہے۔ آپ کا جونان ٹیکس ریونیو ٹارگٹ 100 بلین ہے جس میں سے ابھی صرف آدھا اکٹھا ہوا ہے۔ یہ صورتحال بڑی تکلیف دہ بھی ہے، تشویشناک بھی ہے اور میں یہ بتاتا چلوں کہ اس وقت افراط زر 8.5 فیصد ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں بہت سے آئی ایم ایف پروگرام لئے ہیں لیکن کوئی ایک پروگرام بھی کامیابی سے تکمیل تک نہیں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی ہے میں کوئیpoint scoring نہیں کر رہا۔ مسلم لیگ(ن) نے آئی ایم ایف پروگرام حاصل کیا نہ صرف کامیابی سے اس کو مکمل کیا بلکہ ہم سب جانتے ہیں کہ جب آئی ایم ایف کا پروگرام ہوتا ہے توgrowth rate زمین بوس ہو جاتا ہے، ترقیاتی اخراجات بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آئی ایم ایف پروگرام مکمل بھی کیا اور تقریباً6 فیصدgrowth rate بھیachive کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم یہ نہیں کہتے اور میں اپنے دوستوں کو بھی یہ مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ وہ بھی یہ باتیں چھوڑ دیں کہ ہمیں ورثے میں یہ ملا اور وہ ملا یہ باتیں سُن سُن کر لوگوں کے کان پک گئے ہیں کیونکہ ہر آنے والی حکومت یہی باتیں کرتی ہے۔ لوگ بھوکے مر رہے ہیں ان کو کھانا چاہئے۔ لوگوں کو سڑکیں، کام اور ہسپتالوں میں دوائیاں چاہئیں لہٰذا خدارا یہ راگ الاپنا چھوڑ دیں۔ جب آپ لوگوں کے مسائل بھی حل نہیں کرتے، آگے سے آپ یہ باتیں سناتے ہیں تو اس سے آپ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور جس میں سچائی صفر اعشاریہ صفر ہوتی ہے۔ آپ کہیں گے تو میں اس بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! بہر کیف اب میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ہم اپنی بجٹ ترجیحات کا اعادہ کریں اور پھر میں اپنے دوست معزز وزیر خزانہ کو بتاؤں گا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم کسی زمانے میں

across the table بیٹھا کرتے تھے۔ ہم نے 2012 میں جو PRA Act introduce کروایا تھا تو اس سے 293 فیصد ریونیو میں اضافہ ہوا تھا اور tax base بڑھی تھی ایسا صوبہ پنجاب میں پہلی مرتبہ ہوا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے گوش گزار کر دوں کہ مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دور میں FBR tax collection 1.5 trillion سے 2.9 trillion ہوئی۔ جو remittances ہیں وہ 40 فیصد بڑھیں جو آج پی ٹی آئی کے دور میں 2 بلین ڈالر کم ہوئی ہے۔ اگر ہم افراطِ زر کی بات کریں تو ہمیں ورثے میں 7.75 فیصد افراطِ زر ملا تھا جو کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے جب پانچ سالوں میں مکمل کیا تو اس وقت 3.70 فیصد افراطِ زر تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Investors confidence جو تھا یہ میں نہیں آئی ایم ایف کہہ رہی ہے کہ Extended Fund Facility سے investors confidence بہتر ہوا تو گزارش یہ ہے کہ شکوہ جوابِ شکوہ میں، میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لہٰذا اب میں مختلف شعبہ جات کی طرف آتا ہوں اور نیک نیتی کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں کہ ہم نے کیا کیا کیونکہ ہم آپ کے ساتھ اچھے کاموں میں تعاون کرنا چاہتے ہیں لیکن facts کو ہم آپ کے سامنے ضرور رکھیں گے چاہے وہ آپ کو تلخ لگیں اور آپ کی صحت پر گراں گزریں۔

جناب سپیکر! ہم نے اللہ کے فضل سے ایجوکیشن بجٹ میں دس سالوں کے دوران 500 فیصد اضافہ کیا۔ ابھی آپ ٹیچرز کی بات کر رہے تھے تو ہم نے خدا کے فضل سے تین لاکھ ٹیچرز میرٹ پر بھرتی کئے۔ 200 نئے کالجز بنائے جس سے 40 ہزار سٹوڈنٹس مستفید ہوئے۔ ہم کو لیب ٹاپ کا طعنہ دیا جاتا تھا لیکن اب میرے دوست خود لیب ٹاپ تقسیم کرتے ہیں تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ 4 لاکھ 25 ہزار لیب ٹاپ میرٹ پر غریب بچوں اور بچیوں میں تقسیم کئے کیونکہ ان کا یہ قصور تھا کہ وہ غریب گھرانے میں پیدا ہوئے لیکن ٹیلنٹ کے حوالے سے وہ کسی ارب پتی کے بچوں سے آگے تھے تو ان کو ہم نے یہ لیب ٹاپ دیئے ہم نے کوئی سفارش کی بنیاد پر لیب ٹاپ تقسیم نہیں کئے۔ 16 دانش سکولز بنائے گئے جن کا بدقسمتی سے آج کوئی پرسان حال اور والی وارث نہیں ہے اور یہ بہت دور افتادہ علاقوں جیسے حاصل پور، رحیم یار خان، چشتیاں، ڈی جی خان، میانوالی اور مظفر گڑھ میں بنائے گئے جس سے دس ہزار بچے اور بچیاں مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں خود ڈیرہ غازی خان گیا ایک یتیم بچی فر فر انگریزی بول رہی تھی اور مجھے ایچی سن سکول اور دانش سکول کے سٹینڈرڈ میں ذرا برابر بھی فرق محسوس نہیں ہوا۔ دانش سکول اس مسئلے کا حل نہیں ہے لیکن اور haves and have notes میں gap اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ ہمیں ایسے ادارے بنانے پڑیں گے جس سے غریب آدمی کے بچوں کو بھی یہ احساس ہو کہ ارب پتی کے بچے کے پاس ہی صرف ٹیلنٹ نہیں جو کہ وہ پیسوں سے خریدتا ہے۔ غریب کے گھر بھی جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی talented ہیں اس لئے ہم نے دانش سکول کا انعقاد کیا تھا اور ہم نے وہ سکول کامیابی کے ساتھ چلائے۔ 17۔ ارب روپے کا فنڈ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن میں ہم نے رکھا جس سے خدا کے فضل و کرم سے 3 لاکھ 50 ہزار عام بچے، بچیوں کو ہم نے سکالرشپ دی۔

جناب سپیکر! میں نے دانش سکول کا ذکر کر دیا ہے۔ Missing facilities ہمارے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے 44 ہزار سکولوں کو 23۔ ارب روپے کی missing facilities مہیا کی گئیں ابھی آپ اسی کا ذکر کر رہے تھے۔ 80 ہزار بچے بھٹوں پر مزدوروں کی طرح کام کرتے تھے ان بچوں کی تعلیم کو ممکن بنایا گیا۔ ہمارے ایجوکیشن منسٹر صاحب بھی جنوبی پنجاب سے hail کرتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ 5 لاکھ بچیوں کو جنوبی پنجاب کے 16 ڈسٹرکٹس میں سکول جانے کے لئے stipend دیا۔

جناب سپیکر! صحت کے حوالے سے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ان دو ماہ میں ادویات کی قیمتوں میں ایک غریب آدمی کے لئے ہوش ربا اضافہ کیا گیا اور آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ انجیو گرافی ٹیسٹ سرکاری مہنگا ہے اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں وہ ٹیسٹ سستا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ یہ بتائیں کہ جہاں آپ ہیلتھ کی بات کرتے ہیں، جہاں آپ آگے بڑھنے کی بات کرتے ہیں، غریب آدمی کے پاس اگر دوائیاں خریدنے کے پیسے نہیں ہوں گے دوائیاں ان کی پہنچ سے دور ہو جائیں گی تو وہ کیا کرے گا لہٰذا اس پر آپ کو خاطر خواہ اقدام کرنا چاہئے ورنہ ان چیزوں کا مسئلہ ایک طوفان بن جائے گا جب دوائیاں ایک غریب آدمی کی پہنچ دور ہو جائیں گی۔ ہم نے دس سالوں میں 525 فیصد ہیلتھ بجٹ میں اضافہ کیا۔ 25 ڈسٹرکٹس میں آپ خود تشریف لے جائیں ہم نے ہسپتالوں کو revamp کیا یہ کوئی قلعی اور رنگ سے نہیں کیا بلکہ ہم نے ایمرجنسی بلاکس، سی ٹی سکین مشینیں، ہیپاٹائیٹس اور پیتھالوجی لیبز بنائیں اور یہ سی ٹی سکین

مشینیں وہ نہیں جو سفید ہاتھی ہیں خراب ہو جائیں تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے یہ کام ہم نے پبلک پارٹنر شپ کے ذریعے کیا تاکہ وہ مشینیں سفید ہاتھی نہ بنیں لہٰذا یہ کوئی کریڈٹ لینے والی بات نہیں ہے۔ پنجاب کے 36ڈسٹرکٹس میں اللہ کے فضل و کرم سے 86 فیصد مفت ادویات کی فراہمی کو ہسپتالوں میں یقینی بنایا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ انصاف صحت کارڈ کا اجراء مسلم لیگ (ن) کے دور میں 17 اضلاع میں اربوں روپے سے کیا گیا۔ یہ صحت کارڈ غریب آدمی کے لئے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ہیں تو آج یہ انصاف صحت کارڈ ہے کوئی بات نہیں ہمیں اس بات کا کوئی درد نہیں ہے۔ غریب کا بھلا ہو چاہے وہ انصاف صحت کارڈ بن جائے۔ آپ کو یاد ہو گا بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام ہوتا تھا ہمیں کہا گیا کہ یہ اچھا پروگرام ہے لہٰذا اس پروگرام کو اپنے نام سے منسوب کر لیں لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا بلکہ ہم نے اس کے لئے تین گناincrease کیا اور آج تک وہ بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام کے نام سے ہی چل رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ریسکیو1122 یقیناً آپ کے دور میں ایک بہت ہی نیکی کا کام تھا جس کا میں بار بار ذکر کرتا ہوں اس سے غریب آدمی کا بے انتہا بھلا ہوا۔ ہم نے اس پروگرام کوfreeze نہیں کیا بلکہ ہم نے ریسکیو1122 کے دوسرے اضلاع میں بھیoffices بنائے اور اس کو بجٹ دیا کیونکہ یہ ایک اچھا اقدام تھا لہٰذا اس کو ہمیشہ کے لئے چلتا رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ معاملہ پولیٹیکلpoints scoring سے حل نہیں ہو گا آئیں بیٹھیں اور بات کریں ہم اپنی مثبت اپوزیشن پاکستان کے لئے کریں گے، جس طرح آج پلوامہ واقعہ کے بعد جنگی جنون پر پوری قوم متحد ہے لہٰذا پاکستان کے لئے ہم سب ایک ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایگریکلچر صوبہ پنجاب کیbackbone ہے ہماری 60 سے 65 فیصدearning ایگریکلچر سے وابستہ ہے اور اب 21-ارب روپے کا بجٹ 7-ارب روپے پر لے آئے ہیں۔ ہم نے کسانوں کی بحالی پر 78-ارب روپے خرچ کئے۔ دس سالوں میں کسانوں کو 302 ٹریلین روپے قرض کی مد میں دیئے اور ہم نےfertilizer prices میں 10 فیصد کمی کی، 70 فیصد پانی کے بلوں میں کمی کی اور کیڑے مار ادویات میں 60 فیصد کمی کی۔ یوریا کا ریٹ کسی زمانے

میں 1400 روپے ہوا کرتا تھا آج اس کا ریٹ 1785 روپے ہے۔ ہمارے کئی دوسری طرف بیٹھے حکومتی ممبران ساتھی یہاں پر کسانوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔DAP کی بوری کا ریٹ کسی زمانے میں 1785 روپے ہوا کرتا تھا آج اس کا ریٹ 3554 روپے ہے۔ کسان پس گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی اسمبلی کے سامنے آ کر وہ آلو والے روتے تھے۔ آج ساری سبسڈی withdraw کر لی گئی ہے تو یہ صوبہ کیسے چلے گا جس کی backbone یہ farm proceeds ہیں۔ ہم نے farm-to-market roads بنائے جس کی آپ کسی تحصیل یا ڈسٹرکٹ میں جا کر کوالٹی دیکھیں۔ یہ کوئی سو کلو میٹر نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم سے آٹھ ہزار کلو میٹر ہم نے farm to market roads بنائے جو carpeted roads ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان تحریکِ انصاف کے دوستوں نے کہا تھا کہ ہم 15۔ارب روپے farmers کو soft loan دیں گے لیکن میں اپنے فنانس منسٹر سے پوچھوں گا کہ وہ ہمیں اس بارے میں بتائیں کہ 15۔ارب میں سے کتنے ارب loan اب تک دے سکے ہیں؟ میں نے سیف سٹی کا ذکر ضرور کرنا ہے کیونکہ میں اخباروں میں پڑھ رہا تھا کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے کہا ہے کہ ہم سیف سٹی کو آگے بڑھائیں گے۔ اس کو ضرور آگے بڑھایئے لیکن اس پر ہمیں کریڈٹ نہیں چاہئے۔ یہاں پر فرانزک لیب سٹیٹ آف دی آرٹ بنی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ جیسے سانحہ ساہیوال ہوا ہے، قصور میں بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا خیبر پختونخوا میں بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اگر فرانزک لیب نہ ہوتی تو ہم مجرموں کو کیفر کردار تک نہ پہنچا سکتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ فرانزک لیب، سیف سٹی اور دیگر اداروں کو مزید پھیلائیں تاکہ دہشت گردی کا ناسور ختم ہو جائے۔ آج فرقہ واریت کے خلاف آپریشن ہو رہا ہے اس کا ripple effect آئے گا اور ہمیں اس کے consequence face کرنے پڑیں گے لیکن اس کے لئے ہمیں اپنے سکیورٹی اداروں کو مضبوط کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آج جناب محمد بشارت راجا سے کہوں گا کہ ہم نے سانحہ ساہیوال پر سیاست نہیں کی۔ میں آج بھی نیک نیتی سے سمجھتا ہوں اور آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ حقائق قوم کو بتائیں گے تاکہ جن لوگوں نے بھی اُس بچی کو اپنے ماں باپ کے سامنے بے دردی سے گولیوں

سے بھون ڈالا اُن کو کیفر کردار تک پہنچنا چاہئے ورنہ اللہ تعالیٰ بھی راضی نہیں ہو گا اور یہ قوم بھی اُس دن سے رنجیدہ ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اُس بچی کے آنسو اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اور یتیم بچوں کو گھر جا کر ملا تھا۔ اس پر بھی کوئی پولیٹیکل point scoring نہیں ہے۔ یہاں پر مائیں باپ بیٹھے ہیں اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے بیس سال بعد اولاد دی ہے اور میں بخوبی سمجھتا ہوں کہ اولاد کا درد کیا ہے۔ میں دردمندی سے کہتا ہوں کہ اس سانحہ کے حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر موصوف جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں اب انشاءاللہ اپنی تقریر کو wind up کروں گا اور آپ کا شکریہ کہ آپ مجھے سُن رہے ہیں۔ ہم جنوبی پنجاب کا بجٹ 16 سے 36 فیصد تک لے کر گئے۔ پنجاب کا کُل بجٹ 238 بلین ہے۔ ہم نے جب حکومت چھوڑی تو جنوبی پنجاب کا بجٹ صرف 229۔ ارب روپے تھا۔ ہم نے رحیم یار خان میں خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی بنائی جس کو آپ جا کر ذرا دیکھیں، اُس کے سٹینڈرڈز دیکھیں، اُس کی fields, labs اور ہال دیکھیں تو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ جنوبی پنجاب میں ایسی یونیورسٹی بنی۔

جناب سپیکر! آپ لوکل باڈیز کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور آپ کی بڑی دلچسپی بھی ہے۔ جب آپ لوکل باڈیز کے منسٹر تھے تب میں چھوٹا سا بچہ تھا اور سکول میں پڑھتا تھا۔ آج لوکل باڈیز کا راگ الاپنے والے کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو یہ نظام پسند نہیں ہے تو کم از کم اُن کے جو resources ہیں جو خود اپنی مدد آپ حاصل کرتے ہیں اُس پر بھی ban ہے کہ وہ کوئی نئی سکیم نہیں شروع کر سکتے۔ وہاں پر آپ جانتے ہیں کہ لوکل باڈیز کے ہوتے ہوئے ڈسٹرکٹ ADP کا نام ونشان ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ایسا سنا نہیں کہ تاریخ میں کبھی ایسا ہو گا۔ وہاں پر maintenance اور سٹریٹ لائٹس کے لئے لوکل باڈیز grinding halt پر ہیں۔ یہ عوام کے elected نمائندے ہیں جو لوگوں سے وارڈ اور یونین کونسل کی سطح پر ووٹ لے کر آئے ہیں۔ آپ نے اُن کے پیسے بند کر دیئے ہیں۔ اگر آپ کو نظام پسند نہیں ہے تو کم از کم لوگوں کو سزا تو مت دیں کہ انہوں نے مسلم لیگ (ن) کو ووٹ دیا ہے۔ تمام تر بات کے بعد میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس ایوان کو clear road map دیا جائے کہ آنے والے بجٹ میں کتنا پیسا مختص کیا جائے گا اور کتنی

facts ہیں کہ 20 فیصد اخراجات اس حکومت میں آ کر بڑھا ہے۔ ہم پہلے 422 چھوڑ کر گئے تھے جو اب 505۔ارب ہو گیا ہے۔ یہ کیسے بات کرتے ہیں کہ ہم کفایت شعاری کی طرف ہیں۔ یہ تخمینہ کی بات کرتے ہیں کہ ہم کم کریں گے تو یہ resources allocate کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! پرائمری و سیکنڈری ایجوکیشن بڑا اہم منصوبہ ہے جس پر focus کرنا چاہئے اور missing facilities پوری ہونی چاہئیں۔ اس کے علاوہ ongoing سکیمیں ہیں جن پر ہو سکتا ہے کہ آپ کو پسند نہ ہوں لیکن جو سڑک ٹوٹی ہوئی ہے اُس پر عام آدمی گزرتا ہے لہٰذا اُن کو مکمل کرنے کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے ریسکیو 1122 کا ذکر کیا ہے۔ مڈل کلاس سمال ٹریڈرز پر focus کرتے ہوئے اُن کے جائز مطالبات کو پورا کیا جائے۔ ہم نے اپنے دَور میں جب این ایف سی ایوارڈ تھا تب بلوچستان کو فراخدلی سے اپنا share دیا تھا لیکن آج خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں سیلاب آیا ہوا ہے لہٰذا میں جناب عثمان احمد خان بُزدار سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائیوں کا خیال کرنے کے لئے اُن کی مالی معاونت بھی کریں اور اُن کی مدد بھی کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف! اذان کے لئے تھوڑا ٹائم رہ گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں پانچ منٹ میں مکمل کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: پھر تو اذان ہو جائے گی۔ میرا دل ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن پر آپ ذرا بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں بس ایک پوائنٹ پر بات کرتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ ایک منٹ میں بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! یہ چیزیں کبھی پھر طے کر لیں گے لیکن یہ صوبے کا پری بجٹ سیشن ہے۔ ہماری بہنیں یہاں پر بیٹھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہوں گا کہ Violence Against Women Centre والے رونا رو رہے تھے کہ ہمارے پاس بجٹ نہیں ہے۔ یہ حکومت خواتین کے حقوق پر بات کرتی ہے لیکن آج Violence Against Women Centre ملتان کا دفتر بند ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ اس پر کچھ حکم جاری کریں۔ لیور ٹرانسپلانٹ انسٹیٹیوٹ ایک ایسا ادارہ ہے کہ لوگوں کو پہلے ہندوستان جانا پڑتا تھا، در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی تھیں، Visa کے لئے ہندوستان کے ترلے کرنے پڑتے تھے اور آج سٹیٹ آف دی آرٹ لیور ٹرانسپلانٹ انسٹیٹیوٹ بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ حکومت جو چاہے مرضی کرے لیکن ادارے کو خراب نہ کرے اور اس کے بورڈ پر جو قانون سازی ہوئی ہے اُس پر آپ ہماری مشاورت سے عمل کریں کیونکہ کل ایک غریب آدمی کی وہاں پر سرجری ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ آپ کی مشاورت ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آخری بات آپ کی اجازت سے کروں گا کیونکہ ہم سب انسان ہیں۔ میں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ جب وہ کینسر سرجری کروا رہے تھے تو انہوں نے مجھے خط لکھا کہ بیٹا تم آ نہیں سکے، اگر میں زندہ لوٹا تو ٹھیک ورنہ اپنی بیٹیوں کا تم نے باپ بننا ہے۔ ابھی 20 سال بعد مجھے اللہ نے اولاد دی اور میری بیٹی کو اللہ نے نئی زندگی دی جس کی اوپن ہارٹ سرجری ہوئی ہے۔ آج میاں محمد نواز شریف جو تین مرتبہ اس ملک کا وزیراعظم رہا ہے جس نے اس ملک کو ایٹمی قوت بنایا لیکن وہ آج پابندِ سلاسل ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے دوستوں سے کہوں گا کہ سیاست نہ کریں۔ آپ کو یقین دلانے کے لئے کلثوم نواز کو مرنا پڑا کیونکہ کچھ ساتھی ایسے تھے جنہوں نے اس پر سیاست کی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! آج اُن کی میڈیکل حالت کچھ ایسی ہے جس پر سیاست نہ کریں۔ ہمیں مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جس سے وہ صحت یاب ہوں اور اللہ تعالیٰ سب کے ماں باپ کو صحت دے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ قائد حزب اختلاف! باقی باتوں کا جواب اور چھ ماہ کی کارکردگی فنانس منسٹر صاحب دیں گے لیکن اس سے پہلے کچھ حقائق بتاؤں گا کہ 2002 سے 2007 تک جب میں وزیر اعلیٰ تھا تو اُس وقت بھی یہی حالات تھے۔ ہم نے پچھلی حکومت کا رونا روئے بغیر آئی ایم ایف کا پورا پروگرام اس طرح ختم کیا تھا کہ ایک پیسا باقی نہیں بچا تھا اور سب کچھ اُن کو واپس دے دیا گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس دوران 2002 سے 2007 تک 32 ہزار کلو میٹر سڑکیں بنائیں جن میں intercity roads اور farm to market roads تھیں۔ اُس وقت ہماری جی ڈی پی گروتھ 8 فیصد پر گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے کام ہوئے جو پاکستان میں پہلے نہیں ہوئے تھے۔ ہم نے ساتھ ہی یہ بھی کیا کہ کسی کو victimize کئے بغیر ایسے کام کئے جو پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جناب سپیکر! حزب اقتدار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
"انہیں بھی بات کرنے دیں" کی آوازیں)

مجھے بات کرنے دیں۔ وہ چھ ماہ کی کارکردگی بتائیں گے۔ اس کے بعد کسی کا بزنس بند کئے بغیر ہم نے کوشش کی کہ کوئی بندہ ہمارے دور میں victimize نہ ہو اور ہر ایک کو اس کا جائز حق دیا گیا۔

پہلی دفعہ پکے کھالے 600 کلو میٹر کسانوں کے لئے بنائے گئے اور پہلی بار off peak hours میں کسانوں کے ٹیوب ویلوں کے بجلی کے بل کا 50 فیصد حکومت پنجاب دیتی تھی جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا اور اب بھی نہیں ہوا۔

اس کے علاوہ ٹریفک وارڈنز سے لے کر crime rate کو کم کرنے کے لئے پٹرولنگ پوسٹوں کا جو کام تھا، اس میں پھر خرابی آئی کیونکہ یہ پوسٹیں 500 کی تعداد میں بننی تھیں لیکن 350 کے بعد آگے نہیں بنیں۔

دوسری چیزیں جنہیں اور بہتر طریقے سے لے کر آگے جایا جاسکتا تھا۔۔۔

(اذان مغرب)

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت اگر ساری پٹرولنگ پوسٹیں بن جاتیں تو "چھوٹو گینگ" نہیں پیدا ہونا تھا اور پولیس کی جو performance expose ہوئی تھی کم از کم وہ بھی بچائی جاسکتی تھی کیونکہ وہ کوئی ذاتی پراجیکٹ نہیں تھا بلکہ وہ صرف لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے تھا۔

ہم نے ایک تونسہ بیراج شروع کیا جس کے اوپر 100 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش تھی لیکن وہ دس سالوں میں مکمل نہیں ہوا اور آپ چاہتے تو دس سالوں میں کم از کم ایک بیراج بنا سکتے تھے جس سے بہت فائدہ ہوتا۔

ہم نے پانچ سالوں میں نہروں کی لائننگ شروع کی جسے آگے بڑھایا جاسکتا تھا۔ ہمارے دور میں بھی utilization fund 98 percent رہا ہے۔

Highest in the history of the Punjab.

پہلی دفعہ تاریخ میں میٹرک تک تعلیم مفت کی گئی اور کتابیں بھی مفت دی گئیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جنوبی پنجاب میں وظیفہ دینا شروع کیا جس کا پہلے کبھی کسی کو خیال نہیں آیا۔ اس کے بعد ہمارے جو energy کے projects نہروں کے اوپر چھوٹے چھوٹے یونٹ لگ رہے تھے جن سے کم از کم دو اڑھائی سو میگاواٹ بجلی پیدا ہونی تھی۔ سارا کچھ ہو گیا energy policy بن گئی، ٹینڈرز بھی ہو گئے تھے جو کہ سارے cancel کر دیئے گئے اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوا۔ کم از کم ان چیزوں کو آگے بڑھاتے تو فائدہ آپ ہی کو ہونا تھا اور اس حکومت کو ہونا تھا لیکن ہمارے پانچ سالوں میں جو ہوا اور یہ دس سالوں میں جو ہو سکتا تھا وہ میری نظر میں اس سے زیادہ بہتر ہو سکتا تھا جو کہ نہیں ہو سکا اس لئے کہ ہم ایسی چیزوں میں پڑ گئے کہ پھر الجھتے گئے الجھتے گئے۔

آپ نے ابھی کڈنی لیور ٹرانسپلانٹ سے متعلق بات کی تو اس کا بل ابھی lay ہوا ہے جس پر میں نے جناب محمد بشارت راجا اور وزیر صحت سے یہی بات کی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ باقاعدہ مشاورت کریں اور ان کی بہتر تجاویز کو اس بل میں شامل کریں۔ یہ بھی بات ہوئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ کام جو ہم نے پانچ سالوں میں کئے ہیں تو اس کو چاہتے تو آپ صرف follow ہی کرتے رہتے تو بہت کچھ ہو سکتا تھا۔ غریبوں کے بچے تو ان 64 ہزار سکولوں میں جاتے ہیں جن میں سے 10 ہزار سکول میاں محمد شہباز شریف کو بند کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ سکول بند نہ کرتے بلکہ اور بڑھاتے۔

ہم نے ورلڈ بنک کے تعاون سے ایجوکیشن فاؤنڈیشن بنائی تھی جسے اور آگے لے جانے کی ضرورت تھی۔ اس کے ذریعے بہت کام ہو رہا ہے اور ایک بندہ بھی ہم نے وہاں پر ایسا لگایا جو totally independent تھا جو کہ بعد میں سٹیٹ بنک کا گورنر بھی بنا تو ہمارا کوئی ذاتی کسی کے ساتھ interest نہیں تھا۔

چودھری اقبال صاحب بیٹھے ہیں جو کہ ہمارے وزیر صحت تھے اور ہم نے ہیلتھ سیکٹر میں ہر جگہ پر ڈاکٹرز بھی پہنچائے اور ادویات بھی مفت فراہم کیں اس حوالے سے میو ہسپتال میں باقاعدہ سپیکر پر announcement ہوتی تھی۔ میں نے 450 بستروں کا میو ہسپتال میں سرجیکل ٹاور بنایا تھا جس میں گیارہ آپریشن تھیٹرز تھے۔ یہ تو بیگم کلثوم نواز اور میاں محمد نواز شریف کا گوالمنڈی کا حلقہ تھا تو اس کو نہیں بند کرنا چاہئے تھا بلکہ اس کو چلانا چاہئے تھا۔ پھر کیا ہوا جب چیف جسٹس صاحب آئے تو انہوں نے آکر چلایا۔

کارڈیالوجی ہسپتال کو میں نے گجرات میں نہیں بنایا تھا میں نے وزیر آباد میں بنایا۔ گوجرانوالہ ڈویژن میں ارد گرد ساری سڑکیں بنادیں تاکہ مریض وہاں آسکیں لیکن اُس کو بند کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میری تختی کو اُکھاڑ کر اپنی تختی لگا لیتے لیکن اُسے بند نہیں کرنا چاہئے تھا آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وہاں صرف ہسپتال کو چالو نہ کر کے کتنے مریضوں کی وفات ہوئی ہے؟ آپ کی کوئی مریضوں سے تو دشمنی نہیں ہے سیاسی طور پر مجھ سے تو ہو سکتی ہے کسی اور سے ہو سکتی ہے اسی طرح اسمبلی بلڈنگ کا معاملہ آپ سب کے سامنے ہے۔

ہمارا یہاں جو بیٹھنے کا حال ہے وہ آپ کے سامنے ہے اپوزیشن والے بھی بیٹھے ہیں آپ نے دیکھا ہے کہ وہ اسمبلی بلڈنگ state of the art تھی۔

آپ اپنے دور میں اُس کو مکمل کرتے تو آپ کو کریڈٹ جاتا۔ ہم کبھی معزز ممبران کو اوپر گیلری میں بٹھاتے ہیں پھر آپ ہمیں کہتے ہیں، ہمیں اوپر کیوں بٹھایا تو یہ ساری چیزیں لمحہ فکریہ ہے۔ اس سے سیکھنے کی ضرورت ہے تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں نے جو کہا ہے آپ اسے دل پر نہ لیں میں آپ کو facts کی بات کر رہا ہوں۔

چودھری اقبال صاحب ہنسے ہیں یہ facts ہیں تو بس میں نے آپ سے اتنی بات کرنی تھی باقی ابھی پندرہ منٹ کا نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں اور نماز پڑھ کر وقفے کے بعد دوبارہ آجائیں گے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چلیں آپ بات کر لیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں نے آپ کی ساری باتیں بڑے مثبت انداز میں سنی ہیں۔ میں نے یہاں پر ریسکیو 1122 کا ذکر دوسری مرتبہ کیا ہے اور آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ریسکیو 1122 کا جو ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر صاحب تھے اُس کو ہم نے تبدیل نہیں کیا۔ وہ آپ کے دور سے ہی چلا آرہا ہے ابھی بھی شاید وہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے وزیر آباد کارڈیالوجی کا ذکر کیا میں نے اُس کو خود وزٹ کیا مجھے بتایا گیا تھا کہ اس کو روکا گیا ہے میں نے اُس پر میٹنگ لی اور میں نے کوشش کی کہ وہ جلدی چل سکے تو میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ یہی healthy discussion ہے، یہی حوصلہ ہمت ادھر حکومتی بنچز میں بھی ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر! میں دیکھتا ہوں اسی سے پاکستان بنے گا، صوبہ بنے گا تو انشاءاللہ آپ ایسی باتیں کریں گے ہر کوئی یہاں پر سیکھتا ہے آپ مجھ سے سیکھتے ہیں، کوئی آپ سے سیکھتا ہے تو اسی طرح قائداعظم کا پاکستان روشن ہو گا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اگر آٹھ مہینے میں آپ کے experience کو انہوں نے محسوس کیا ہوتا تو آج آٹھ ماہ میں صوبے کی یہ حالت نہ ہوتی۔

جناب سپیکر: اب میرا خیال ہے وزیر خزانہ detail سے جواب دیں گے تو اس کے لئے ہم نماز کے بعد دوبارہ آ کر discussion کریں گے۔۔۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں تو ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بھی بات کر لیں کیونکہ قائدِ حزبِ اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی بیٹھے ہیں بات ہو جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! I think اس بات کو اب آگے بڑھانا چاہئے میری اپوزیشن سے گزارش ہو گی کہ اگر تحمل سے بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: Order in the House ابھی نماز پڑھنی ہے، ہم نے بھی پڑھنی ہے صرف پانچ منٹ بات ہو جائے۔ مجھے معلوم ہے سارے معزز ممبران بڑے نمازی ہیں پانچ منٹ بیٹھ جائیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! اگر ایک نئی روایت اور نئی رِیت کی بات کر رہے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اگر پانچ منٹ مل جائیں تو ایک مثبت discussion کو ہم آگے لے کر چلیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فنانس منسٹر ہی ہماری فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! اس پر بھی میں بتاتا چلوں کہ یہ واحد ہاؤس تھا جس میں چیئرمین کو سمن کرنے کی پاورز نہیں تھی تو پانچ سال میں ایک ہی میٹنگ ہوئی تھی۔ اب اگر اسی healthy environment کو دیکھا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، No cross talk, please اب بات سن لیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے معزز قائدِ حزبِ اختلاف نے جو باتیں کیں میں چاہوں گا کہ ہر ایک پر مؤقف بیان کیا جائے۔ آئی ایم ایف کے پاس جانا بڑی دلیری کا کام نہیں ہے کہ جی ہم آئی ایم ایف کے پاس چلے گئے ہیں، آئی ایم ایف کے پاس نہ جانا اپنی ہر آپشن کو exhaust کرنا کہ ہم وہ واحد حکومت ہوں جن کو آئی ایم ایف کے پروگرام میں جانے کی کوئی جلدی نہیں ہے مگر ہم وہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر اس ملک کے لئے

آئی ایم ایف پروگرام ہو تو انشاءاللہ یہ حکومت اس ملک کے لئے یہ آخری پروگرام کی طرف جائے گی۔

جناب سپیکر! میں بڑے تحمل سے عرض کرنا چاہوں گا کہ معاشی بحران کا ذکر کرنا کیوں ضروری ہے کہ سر جب آپ کے دور سے transition ہوئی تو اُس وقت یہ ذکر ہو سکتا تھا جو کہ نہیں ہوا کہ جی آپ نے صوبہ کو سرپلس میں چھوڑا تھا۔ اُس کا کیا ذکر کرتے ہیں مگر جس مالی حالات میں یہ ملک اور یہ صوبہ ہم نے inherit کیا ہے ضروری بنتا ہے کہ ہم اپنی base بتائیں تاکہ اُس کے بعد ہی ترقی کی trajectory نظر آئے گی۔

جناب سپیکر! Current Account Deficit آپ نے ایک artificial طریقے سے ڈالر کو کنٹرول کیا ہوا تھا اس کے float کو manage کیا ہوا تھا کہ یہ ملک کی بلند ترین سطح 18 بلین ڈالر کا current deficit اس ملک کا ہو چکا تھا۔ Dollar devaluation ایک natural process تھی تاکہ آپ اپنی luxury items اور دوسری imports کو کم کریں تاکہ ملک کی domestic production بھی اُس سے بہتری کی طرف آئے، لوگ local goods کو خریدیں تو یہ جو چیزیں ہم نے inherit کیں اُسی کو آگے لے کر چلیں۔

جناب سپیکر! معزز قائدِ حزبِ اختلاف نے فرمایا کہ معیشت sentiment driven ہوتی ہے۔ بے شک یہ sentiment driven ہوتی ہے اس sentiment میں یہ بھی دیکھا جائے کہ یہ اس حکومت کی کارکردگی ہے کہ سعودی عربیہ نے biggest financial اور economic package پاکستان کے لئے اس حکومت کے اس معاشی حال کے اندر announce کیا ہے۔ یو اے ای competitively پاکستان میں مزید invest کرنا چاہ رہا ہے۔ جہاں تک سی پیک کی بات ہے سی پیک میں اس حکومت کے دور میں دو نئے joint working groups بنے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی بار چائنا پاکستان کو 100 بلین روپے سے زیادہ کی ایڈ بھی فراہم کرنے جا رہا ہے۔ چائنا ایڈ کے ساتھ ہم کام کر رہے ہیں جو socio-economic development پر کام ہونے جا رہا ہے اس کے علاوہ جس کو معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے وہ ہمارا ایگری کلچر سیکٹر ہے

پہلی باری ایکjoint working group, agricultureکے لئے چائنا کے ساتھ بن رہا ہے تا کہ ہم اپنیproductivityبڑھائیں۔

جناب سپیکر! بات کی گئی تھی کہ انرجی پر کام ہوا ہےproduction is one aspect of the energyاُس پر بھی میں آتا ہوں انرجی کیdistributionپر کیا کام ہوا میرے فاضلcolleaguesاگر مجھے بتا سکیں؟Circular Debitپر کیا کام ہوا میرے فاضلcolleaguesاگر مجھے یہ بتا سکیں؟ قرض لے کر قرض کا بوجھ آخر کسی نےpayکرنا ہے۔

جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کی بات کی گئی ہے کہ وہ توloanلیا گیا،loanقرضہ ہے ہمیں مقروض کیا جارہا ہے اُس حد تک کہ ایک نہ ایک دن ہم یہ قرضہ کیسے دیں گے؟ ہمیں اس وقت یہ سمجھ نہیں آرہی کیونکہ اس کی اتنی بلند ترین سطح ہے۔

جناب سپیکر! پاور پلانٹس پروڈکشن کے لحاظ سے میں گزارش کروں کہ جو پنجاب نےinitiativesلئے اُس میں پنجاب تھرمل پاور پراجیکٹ آج بھی نامکمل ہے کیونکہ اُس کاfinancial closureاس لئےachieveنہیں ہو رہا کیونکہ پچھلی حکومت نے وہ پراجیکٹ شروع تو کر دیا لیکن فیڈرل حکومت نے اُس کو خریداری کاagreementسائن کئے بغیر یہ پراجیکٹ شروع کیا تو اگر یہfinancial closureنہ ہوا تو یہ پنجاب حکومت پر اس کو لگانے اور چلانے کے لئے 142۔ارب روپے اور ہمیں اپنے گلے لینے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اورنج لائن ٹرین کا ذکر کیا گیا تو ایک تو میں نے عرض کی کہ یہ ایک قرضہ ہے مجھے اس وقت ہاؤس میں بیٹھا ہوا میرا فاضل ممبر یہ بتا دے کہ اس کاfinancial modelکیا ہے؟ یہ کیسے واپس دیا جائے گا، یہ کس قسم کی کتنی قیمت کی ٹکٹ ہم رکھیں تو یہ 27 کلو میٹر پر جو 250۔ارب روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ایک اورنج لائن ٹرین کے لئے اُس کی ہمpaybackاور اُس کو کیسے چلا سکتے ہیں اگر کسی کے پاس یہfinancial modelہے جس کی بنیاد پر یہ پراجیکٹ لگایا گیا ہے تو مہربانی کر کے اس ہاؤس کو ضرور آگاہ کیا جائے کہ کس ماڈل کی بنیاد پر یہ لگایا گیا؟

جناب سپیکر! میں اس پر عرض کروں گا کہ اگر آپ نے economic growth اور ڈویلپمنٹ کی بات کرنی ہے تو ایک state owned entity بتادیں جس کے اندر improvement آئی ہو، پی آئی اے کا بتادیں، ریلویز کا بتادیں، پاکستان سٹیل مل کا بتادیں کون سا ایک ایسا ادارہ ہے جو پچھلی حکومت ٹھیک کر کے گئی جہاں پر یہ 27 کلومیٹر ٹرین کی میں بات کرتا ہوں تو اس سے لاہور کے تین لاکھ آدمی مستفید ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان کو پاکستان کی بنی ہوئی ایک گاڑی سوزو کی مہران دے دیتے اور اس کے علاوہ ان کو 20 ہزار روپیہ سالانہ تیل کے لئے دے دیتے وہ ہمیں پھر بھی اس 265-ارب سے سستی پڑتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر بات کی گئی ہے بجٹ کی۔ پچھلا بجٹ 635-ارب روپے کتاب میں ضرور تھا اور پنجاب حکومت نے تقریباً 411-ارب روپے خرچ کئے ہیں۔ ہمارا بجٹ بے شک 238-ارب روپے کا ضرور ہے مگر معاشی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہوتے ہوئے ہم نے فیڈرل حکومت کو اپنے پاس سے 148-ارب روپے کی saving دی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف! آپ نماز کے بعد دوبارہ ضرور آجائیں۔ منسٹر صاحب! نماز کے بعد جناب محمد حمزہ شہباز شریف بھی آئیں گے اور آپ بھی آجانا۔ اب 15 منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب سپیکر 7 بج کر 15 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کا پیغام آیا ہے کہ وہ آرہے ہیں۔ ان کے آنے پر کارروائی آگے بڑھائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کیجئے۔

محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں نے پچھلے دنوں بھی میانوالی کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی کہ وہاں پر محکمہ انٹی کرپشن لوگوں سے ٹیکس وصول کر رہا ہے۔ اس پر جناب محمد بشارت راجانے بھی کہا تھا کہ آپ قانوناً ٹیکس وصول نہیں کر سکتے لیکن وہ دوسرے محکموں کو دھمکی دے رہے ہیں کہ اگر آپ نے ٹیکس وصول نہ کیا تو آپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اس طرح ہمارے ضلع میں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹیکس کون وصول کر رہا ہے؟

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! انٹی کرپشن والے وصول کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کیسے وصول کر سکتے ہیں؟

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! یہی بات ہے۔ جناب محمد بشارت راجانے ان سے کہا تھا کہ آپ یہ ٹیکس وصول نہیں کر سکتے۔ اب وہ محکموں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ اگر آپ ٹیکس وصول نہیں کریں گے تو ہم آپ کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: ان کا تو کوئی کام نہیں ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! یہی تو بات ہے۔ ضلع میں بے چینی پھیل گئی ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے ان کو یہاں بلوائیں اور بات کریں۔

جناب سپیکر: ابھی جناب محمد بشارت راجا آجاتے ہیں تو بات ہو جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پورے سرگودھا ڈویژن میں یہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق اخبارات میں بھی آیا ہے۔ محکمہ انٹی کرپشن کا ٹیکس وصول کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ ٹیکس خود وصول کر رہے ہیں اور مختلف محکموں اور تاجروں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف سرگودھا ڈویژن میں ہی ہو رہا ہے، یہ open ہو رہا ہے، اخبارات میں آیا ہے، facebook اور whatsApp پر چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے عزیز نے بالکل صحیح پوائنٹ اٹھایا ہے۔ وہاں لوگ بہت تنگ ہیں اس کو رکوائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے۔ ابھی وزیر قانون آتے ہیں تو اس معاملہ کو take up کرتے ہیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف تشریف لے آئے ہیں۔ جی، وزیر خزانہ! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

پری بجٹ بحث

(---جاری)

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں دوبارہ سے آغاز کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم ایک developing country ہیں۔ ہماری ترجیحات سوشل سیکٹر کی طرف ہونی چاہئیں۔ یہ بات بجا ہے کہ ہمارا ڈویلپمنٹ بجٹ کم تھا مگر یہ ہونے کے باوجود میں اس ہاؤس میں ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ بجٹ کم ہونے کے باوجود ہماری سوشل سیکٹر میں پچھلے سال ماضی کے لحاظ سے 29 فیصد سے بڑھا کر ہم 39 فیصد اپنے بجٹ کو لے کر گئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے اس تنگدستی کے حال میں بھی ایجوکیشن میں 28۔ ارب روپیہ زیادہ رکھا ہے۔ ہم نے ہیلتھ کے اندر بھی 21۔ ارب روپیہ زیادہ رکھا ہے۔ اس وقت یہ بات سب کے لئے اور میرے فاضل ممبران جو میرے سامنے تشریف فرما ہیں اور اپوزیشن میں بیٹھے ہیں وہ بھی اس سے باور ہیں کہ حقیقی معنوں میں ہمیں جس ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہے وہ human ڈویلپمنٹ کی ہے۔ ہمیں human capital کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں اس میںinvest کرنا پڑے گا اور انشاء اللہ نئے پنجاب کی نئی ترجیحات میں سر فہرستhuman capital developmentہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر پنجاب کے ریونیو اورPRAکا ذکر کیا گیا۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ جب یہGST on servicesصوبوں میں devolve ہو کر آیا تو اس میں خاطر خواہ بہتری آئی۔ اس میںdevolution improvement ضرور لایا۔ ہم نے بھی بورڈ آف ریونیو میں ابھی تک 15 فیصدgrowth دکھائی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نےPRA کو ہدایت کی ہے کہ اگلے مالی سال سے ہماری پوری کوشش ہے کہ ہمnegative list کی طرف جائیں جس سے ہماریtax base اور زیادہbroaden ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ یہاں زراعت کی بات کی گئی۔ یہ پہلی حکومت ہے جو اپنے پانچ سال کا وژنPunjab growth strategy میں انشاء اللہ اس مہینے میںlaunch کرنے جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں زراعت اورSME سیکٹر ایسے سیکٹر ہیں جن میں اگر ہمpublic expenditure polices کو بہتر کریں تو اس مالی سال کے اندر سے ہی ہمارےGDP میں خاطر خواہcontribution دے سکتے ہیں۔ یہ کہاں کی منطق ہے کہ زراعت میں ایک طرف ایک جنس surplus میں پیدا کر رہے ہوں اور دوسری طرف زراعت میں ہیaddible oil کی امپورٹ 2۔ارب سے زیادہ کر رہے ہوں۔ ہماراfocus ہے کہ زرعی پیداوار میں اضافہ ہو۔ میں چاہوں گا کہ جب رائے دی جائے تو اس پر بھی ذرا غور کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ کسان کو حکومت اڑھائی لاکھ تکE credit کی سہولت دے رہی ہے مگر مارکیٹ فورسز اور بنکوں کو اندر لے کر آئیں۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ فیڈرل حکومت نے یہ کیا ہے کہ زراعت کے شعبہ میں کام کرنے والوں، کسانوں اورsmall and medium enterprise والوں کو جو بنک قرضہ دے گا ان کے لئے ٹیکس کے ریٹ میں خاطر خواہ کمی کر دی گئی ہے۔ یہ واحدintervention ہے جس سے آپ ایک چیز کوupscale اور broad base کر رہے ہیں۔ آپ اڑھائی لاکھ سے اٹھا کر پورے پاکستان کے کسانوں کو واقعی حقیقی

طور پر economic dynamics کو مدنظر رکھ کر زراعت کی طرف لے کر آرہے ہیں۔ ان کے credit کو فروغ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں فارم ٹو مارکیٹ روڈ کا ذکر کیا گیا۔ وہاں میں عرض کروں گا کہ ایک سٹیرنگ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ یہ پہلی بار ہو رہا ہے کہ فارم ٹو مارکیٹ روڈز پہلے اس نظر سے بنائی جاتی تھیں کہ ان کو یونین کونسل کی آبادی پر تقسیم کیا جاتا تھا۔ یہ واحد حکومت ہے جو اس میں human development index کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنے جا رہی ہے تاکہ جنوبی پنجاب کے اضلاع جو محروم رہے ہیں ان میں زیادہ ترقی آئے اور کسانوں کی بہتری ہو۔

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے اس ہاؤس کے دو منٹ لینا چاہوں گا کیونکہ جنوبی پنجاب کے کچھ حقائق ایسے ہیں کہ overall بجٹ جو پچھلے سات سال پنجاب میں رکھا گیا وہ 2458۔ارب روپے تھا، اس میں سے جنوبی پنجاب کے لئے جس کی آبادی 32 فیصد ہے 28 فیصد کی شرح سے 686۔ارب روپے بجٹ کی کتاب کی حد تک رکھے گئے۔ اس پر جب اصل میں خرچ کیا گیا تھا 2021۔ارب روپے پنجاب کی ڈویلپمنٹ پر پچھلے سات سال میں خرچ ہوا ہے جس میں سے جنوبی پنجاب کو 346۔ارب روپے ملے جس کا مقصد ہے کہ اس کی آبادی جو کہ 32 فیصد ہے اس کی جگہ اس کو 17 فیصد ملا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! پچھلے سات سال کا اگر تعین لگایا جائے تو 265۔ارب ہے اس کا ازالہ بھی اس حکومت کو کرنا ہے۔ نارتھ پنجاب میں انڈسٹری کا بڑا اچھا golden triangle develop کیا گیا تھا جس میں سیالکوٹ، گوجرانوالہ، فیصل آباد اور لاہور link ہو گئے۔ اس کے ارد گرد انڈسٹری develop ہو گئی۔ اب ہمیں یہی چیز پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی کرنی ہے۔ یہاں 80 فیصد لوگوں کا تعلق دیہی علاقوں سے ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ ڈویلپمنٹ میں ہم سب inclusive approach لے کر چلیں۔ پچھلے سات سالوں کی approach میں اگر ہم فی کس آبادی کے لحاظ سے دیکھیں اور اگر سمجھیں کہ ضلع لاہور پر سو روپیہ خرچ کیا گیا ہے تو اس کے مقابلے میں جنوبی پنجاب کے لیہ اور بہاولنگر جیسے اضلاع میں پانچ روپیہ فی کس خرچ کیا گیا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! اس سے حد درجے کی disparity create ہوئی ہوئی ہے۔ ہم نے اس میں بھی بہتری لے کر آنی ہے۔

جناب سپیکر! ہیلتھ پر بات کی گئی۔ آپ نے بھی ریسکیو 1122 کے متعلق فرمایا۔ یہ قابل ستائش ہے کہ ریسکیو 1122 کو جس نے شروع کیا، چلایا اور اسے جاری رکھا گیا مگر یہ بات بھی حقائق پر مبنی ہے کہ اس کو نئی ایمبولینسز دی گئی ہیں اور نہ ہی سٹاف میں اضافہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ حکومت کو embarrassment ہوئی کہ جب ریسکیو 1122 نے اخبار میں چندے کے لئے اشتہار دیا۔

جناب سپیکر! اب ہماری ترجیحات میں یہ سو فیصد شامل ہے اور انشاء اللہ اس کو continue کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جو ہیلتھ کارڈ کی بات کی جاتی ہے تو میں اس پر واضح کرتا ہوں کہ ہیلتھ کارڈ اور انصاف کارڈ میں فرق یہ ہے کہ ہیلتھ کارڈ چار اضلاع میں اس کا افتتاح تو ہوا لیکن اس کا پریمیم دیا گیا اور نہ اس کے پینل پر ہسپتال رجسٹرڈ کئے گئے۔ یہ کارڈ بٹوے کی حد تک محدود رہ گیا بٹوے سے باہر نہیں نکلا۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے اس پر کام کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں developing country اور developing province کے طور پر سوچنا ہے۔ ہم سب کو اس ہاؤس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں۔ جہاں آج بھی غربت کی شرح یہ ہے کہ ہر جنوبی پنجاب کا باسی، ہر دوسرا بندہ غربت کی شرح سے نیچے رہتا ہے۔ کیا ہم نے اس کو نکالنا ہے، کیا ہم نے اس کی زندگی میں بہتری لانی ہے اور کیا ہم نے واقعی اور حقیقی طور پر ہیلتھ اور ایجوکیشن کو اپنا focus بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے نئے پنجاب کی نئی ترجیحات کا سوالنامہ تقسیم کیا ہے۔

جناب سپیکر!میں سارے ہاؤس کے معزز ممبران سے یہی گزارش کروں گا کہ آپ اپنے حلقے کی حقیقی نمائندگی کرتے ہوئے ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور آگاہ کریں۔ بڑی مہربانی۔شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: میں قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو commitment کی تھی وہ پوری کی واپس آئے اور ساری باتیں سنیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

محکمہ انٹی کرپشن کی طرف سے عوام سے ٹیکس کی وصولی

(---جاری)

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ ہاؤس میں نہیں تھے تو یہاں میانوالی میں ٹیکس وصولی کے حوالے سے ایک پوائنٹ اٹھایا گیا تھا۔ابھی یہاں پر بات کی گئی ہے کہ میانوالی میں چھوٹے چھوٹے دکانداروں کو تنگ کرکے انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ٹیکس collect کر رہا ہے اور اس کے بعد جناب محمد وارث شاد نے بھی بات کی کہ خوشاب اور سرگودھا ڈویژن میں بھی یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!پورے ڈویژن میں انٹی کرپشن ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ جو نئی Municipal Committees ہیں ان پر ایک conversion ٹیکس لگایا ہے تو ہمیں اس کی سمجھ ہی نہیں آئی یہاں پر وزیر قانون بھی تشریف رکھتے ہیں کہ وہ conversion ٹیکس کیا ہے؟

جناب سپیکر!مثال کے طور پر میری تحصیل بعد میں بنی وہاں گاؤں میں ایک بازار پہلے سے موجود تھا اور یونین کونسل سے اب وہ Municipal Committees بن گئی ہیں، وہاں تھل اور ریگستانی علاقے میں لوگوں کو پانچ پانچ، چھ چھ لاکھ روپے ٹیکس لگایا گیا اور باقاعدہ اس ٹیکس کی وصولی ہوئی ہے اور پھر انہوں نے یہ اخباروں اور سوشل میڈیا پر دیا کہ جی ہم نے اتنا ٹیکس وصول کر لیا۔

جناب سپیکر! سرگودھا ڈویژن میں باقاعدہ مہم کے طور پر ٹیکس collection ہو رہی ہے اور تمام جو دوست سرگودھا سے یہاں پر تشریف رکھتے ہیں وہ بھی بتائیں کہ وہاں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو ہم آپ کے توسط سے وزیر قانون کو عرض کرتے ہیں کہ یہ total illegal action and collection ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! سرگودھا میں ہر محکمے کو وہ تنگ کر رہے ہیں تاکہ زبردستی ان سے ٹیکس وصول کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی! کیا یہ محکمہ انٹی کرپشن تنگ کر رہا ہے؟

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! جی، یہ محکمہ انٹی کرپشن تنگ کر رہا ہے اور انہوں نے سب کو تنگ کیا ہے لہٰذا مہربانی کر کے وزیر قانون کو کہیں کہ اس حوالے سے کوئی نہ کوئی لائحہ عمل بنائیں کیونکہ ایسے وہاں پر کام نہیں چلے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ساہیوال میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے کہ انٹی کرپشن کے افسران ریکوری کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنی علیحدہ دکانداری بنائی ہے وہ افسران کروڑوں روپے کی ریکوری زبردستی دھونس سے انٹی کرپشن ساہیوال کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! یہ کام تمام جگہوں پر ہو رہا ہے جیسا کہ تلہ گنگ میں بھی انہوں نے سب مارکیٹ کمیٹیوں کو نوٹس دیا ہوا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! چار کنال کی Harvester workshop کو وہ دھمکی دے رہے ہیں کہ آپ ایک کروڑ تیس لاکھ روپے ٹیکس دیں ورنہ پھر وہ blackmail کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران کاconcern درست ہے۔ یہ بات میانوالی اور سرگودھا کی حد تک میرے نوٹس میں آئی تھی لیکن یہ بات درست ہے کہ یہ کام پورے پنجاب میں ہو رہا ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے نوٹس میں صرف دو اضلاع کے متعلق بات آئی تھی تو میں نے متعلقہ حکام سے بات کی تھی اور میں نے ان کو منع کیا تھا کہ وہ ٹیکس وصول نہیں کر سکتے کیونکہ ٹیکس وصولی متعلقہ ادارے کا کام ہے لہٰذا انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کا کوئی کام نہیں کہ وہ ٹیکس collection کرے، اس کے بعد ابھی مجھے کچھ دوستوں نےfeed back دیا ہے اس میں یہ ہوا ہے کہ اب انہوں نے ٹیکسcollection کی بجائے نوٹسز دینے شروع کر دیئے ہیں کہ آپ فلاں جگہ جا کر ٹیکس جمع کروائیں یہ بھیpressurize کرنے کا ایک طریق کار ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل ہی ڈی جی انٹی کرپشن کو بلا کر اس معاملے کو ہمsort out کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے بالکل درست کہا ہے اس میں جو problem ہے اس کا علم جناب محمد بشارت راجا کو بھی ہے کہ یہ اپنے ایک ڈی جی انٹی کرپشن کوextension دینا چاہتے تھے اور ان کی عمر63سال تھی اور یہ ان کو پچھلے ماہ کی 22 تاریخ کو دوبارہ کنٹریکٹ پر رکھنا چاہتے تھے لیکن سپریم کورٹ نے ان کو روک دیا اور پھر ان کے ایڈووکیٹ جنرل نے بیان دیا کہ ہم ان کوextension نہیں دیں گے۔ ڈائریکٹر جنرل کی طرف سے یہ ہدایات تھیں کہ جتنے بھی سیاستدان چاہے وہ گورنمنٹ یا اپوزیشن سے ہیں ان سب کے ساتھ یہ کام ہو تو میں یہ بات یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہ جن کوextension دینا چاہ رہے تھے یہ سب کام اسی نے کیا ہے اور وہ ان کے اپنے ممبران کے خلاف بھی یہ کام کر رہے ہیں اور شکر ہے کہ انہوں نے ڈائریکٹر جنرل کوextension نہیں دی حالانکہ انہوں نے رولز میں بھی ترمیم کر دی تھی اور 63سالہ شخص کو یہ دوبارہ ڈی جی لگانا چاہ رہے تھے یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس معاملے کو آپtake up کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل ہی اس معاملے کوsort out کریں گے۔

پری بجٹ بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: وزیر قانون! چلیں ٹھیک ہے۔اب پری بجٹ پر سب سے پہلے جناب خلیل طاہر سندھو بات کریں گے۔جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔میں کوشش کروں گا کہ بجٹ کے حوالے سے بالکل مختصر بات کروں۔سب سے بڑا ظلم یہ ہوا ہے جیسا کہ میری وزیر خزانہ سے ابھی باہر بھی بات ہو رہی تھی کہ انہوں نے پچھلے بجٹ میںminorities fund بھی کم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ آپ نے 2002 میں انسانی حقوق و اقلیتی امور کی منسٹری بنائی تھی اور اُس وقت اس کا پچھلی مرتبہ بجٹ 2-ارب 60 کروڑ روپے تھا اس مرتبہ اس سے بھی کم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب جو خودانحصاری کا کلچر پیدا ہوا ہے،Joint elections ہیں Minorities and majoritiesاکٹھے ایک دوسرے کو ووٹ دیتے ہیں تو مجھے آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ سے صرف یہ گزارش کرنی ہے کہ جو پنجاب میںChristian minoritiesصرف اڑھائی فیصد ہیں۔ہندو بھی ہیں جبکہ سکھوں کی تعداد 20ہزار ہے جبکہ Christian minoritiesسب سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میری معزز وزیر خزانہ سے گزارش ہو گی وہاں پرdowntrodden طبقات ہیں وہاں پر بہت زیادہ چرچ ہیں، جب آپ وزیر اعلیٰ تھے آپ بھی کلارک آباد تشریف لے گئے تھے وہاں پر دو مربع زمین جو شام لاٹ تھی وہ جگہ آپ نے گاؤں کے نام پر شامل کی تھی اب بھی میری ان سے گزارش ہو گی کہ ہمارے گاؤں میں جو شام لاٹ زمین ہے اور بھی بہت سارے Christian villagesہیں تو اُس زمین کو اس گاؤں کا حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ جو اڑھائی فیصد بجٹ ہے تو ہمیں minorities کو اس پورے بجٹ کا صرف ایک فیصد حصہ دے دیں ہم اڑھائی فیصد بجٹ نہیں مانگتے تو ہم سمجھیں گے کہ انہوں نے ہمارے لئے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ آخر میں، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ I would like to save the time.

اِکّو سچا اِکّو مٹی تے پکیا اِکّو پٹّھے
اے کیوں نالی وِچ نئی لگیاں او کیوں محل دِے متھے
تے پریاں وِچ میں تاں جاواں گا جے شرط میری وِی منّو
کسے اِک دِی خاطر اوتھے منجاں کوئی ناڈ ٹھّے
تے ماڑے نُوں دکھ بنڑنالوں تنگڑے دے سنگ پنّو
جیہڑا سانجھی کُھرلی وچوں کھان نئی دیندا اُٹھّے
جے ساڈے وِچ کمی اے سانوں آکھو کمی
ساڈے نال کھلو کے ویکھن راجے، چیمے، چھٹّے

جناب سپیکر: بیرسٹر وسیم خان بادوزئی!۔۔۔ موجود نہیں تو پھر اگلی مقررہ محترمہ شاہدہ احمد ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! آپ نے میرا اچانک ہی نام لے لیا تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ کیا ہوا۔ آج بجٹ پر discussion ہو رہی ہے۔ میں زراعت پر بات کرنا چاہوں گی کہ جب نیا بجٹ بن رہا ہے اور اگر ہم اپنے زمیندار کو relief دینا چاہتے ہیں تو اس کا best طریقہ یہ ہے کہ ہم کھادوں پر سبسڈی ضرور دیں۔ کھاد چاہے یوریا، DAP یا NPK ہے ان سب کھادوں پر اگر سبسڈی نہیں ہو گی تو ہمارا زمیندار خوشحال نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں فنانس منسٹر سے یہ request کروں گی کہ کھاد کی مد میں زمیندار کو ضرور سبسڈی provide کی جائے جس سے ہمارا غریب کسان خوشحال ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اب جناب محمد وارث شاد بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کی اجازت سے یہ کہوں گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے پری بجٹ بحث سے پہلے اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ کسی زمانے میں کسی کو کچھ کہنا ہوتا تھا تو یہ کہا جاتا تھا کہ پارلیمانی زبان میں بات کریں۔ پارلیمان عزت اور وقار کی ایک علامت تھا۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو پارلیمنٹ میں جو لوگ آئے اس اسمبلی کی تاریخ کو بھی یاد کریں تو بہت بڑے بڑے نام آپ کے سامنے ہوں گے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا لسٹ میں نام ہی نہیں ہے۔ میں نے ابھی چیک کیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ سے پہلے مجھے سپیکر صاحب نے allow کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں وہی لسٹ چیک کر رہا ہوں کہ کس کس ممبر کا نام ہے۔ آپ رولز کو تھوڑا follow کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ سے پہلے سپیکر صاحب نے مجھے allow کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کر گئے ہیں لیکن لسٹ میں نام ہی نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر آپ disallow کرنا چاہتے ہیں تو آپ رولنگ دے دیں کہ سپیکر صاحب نے مجھے allow کیا ہے اور آپ disallow کرتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ ہمارے بزرگ ہیں اور آپ کھڑے ہو گئے ہیں لہٰذا اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کے آنے سے پہلے کھڑا ہوا ہوں اور سپیکر صاحب نے مجھے اجازت دی ہے۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے اجازت دے دی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House please.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے ایک بات پر شدید اعتراض ہے۔ معزز ممبر جناب وارث شاد کو آپ بزرگ نہ کہیں ورنہ ہمارا سارا معاملہ خراب ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا پھر الفاظ expunge کروا دیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ میرے بیٹے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! اگر آپ ان کے بیٹے ہیں تو میں پھر اِن کا پوتا بن گیا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایوان میں ہمیشہ سے سیاسی لوگ روایات اور رواداری کے پابند رہے ہیں۔ آج اگر آپ نام دیکھیں تو اِدھر بڑے بڑے نام رہے ہیں جیسے نوابزادہ نصر اللہ، مخدوم حسن محمود، چودھری ظہور الٰہی، ذوالفقار علی بھٹو اور پیر پگاڑا صاحب تھے۔ یہ ایک دوسرے کی عزت، احترام کرتے تھے اور اُن کی زبان اور عمل کبھی بھی وضع داری سے نیچے نہیں آتا تھا۔

جناب سپیکر! میں جناب پرویز الٰہی اور جناب محمد بشارت راجا کا شکر گزار ہوں کہ جمعرات کو یہاں پارلیمانی کمیٹی بھی بن گئی لیکن اس سے پہلے میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ جس طریقے

سے محترمہ کلثوم نواز کی بیماری پر ہمارے سیاسی horizons میں جو کچھ کہا جاتا رہا لیکن finally اُن کو مَر کر یہ ثابت کرنا پڑا کہ میری بیماری جائز تھی۔ آپ پچھلے ایک مہینے سے دیکھ لیں کہ میاں محمد نواز شریف کو جب ہارٹ اٹیک ہوا کیونکہ انجائنا کا اٹیک ہونا ہارٹ اٹیک ہی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House: ذرا جناب محمد وارث شاد کی بات غور سے سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بجٹ پر اجازت لے کر بات کر رہا ہوں۔ میں اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ زندہ اور با اخلاق قومیں اپنے قائدین کی عزت اور احترام کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل عزت ہونی چاہئے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ایک انسانیت کا رشتہ ہے۔ باتیں مساوات کی ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات نے پانچوں انگلیاں خود بھی برابر نہیں بنائیں۔ Act speaks louder اور منہ سے یہ کہہ دینا کہ جو بھی اچھی facility ہے وہ ہم دینے کو تیار ہیں یا یہ کہہ دینا کہ آپ ڈاکٹر کو منگوا لو تو یہ lip service ہے۔ (قطع کلامیاں)

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! کیا یہ بجٹ ہے؟ یہ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ پری بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ:

"Where there's will, there's a way"

مصیبت یہ ہے کہ اِن میں اتنا حوصلہ ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ جناب محمد وارث شاد! آپ نے پہلے بھی اس پر بات کی ہے لہٰذا آپ پری بجٹ پر بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بجٹ زندگی کے تمام شعبہ جات کا احاطہ کرتا ہے۔ چودھری ظہیر الدین اور جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں جو سینئر پارلیمنٹیرین ہیں ان سے پوچھ لیں کہ بجٹ پر آپ کسی بھی issue پر بات کر سکتے ہیں۔ ہماری یہ بہنیں نئی آئی ہیں جن کو پتا نہیں ہے کہ بجٹ پر جو مرضی بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House please.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آج ایک نئی روایت ڈالی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ مومنہ وحید! پلیز بات سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاؤں گا کہ آج اس ہاؤس میں ایک نئی روایت ڈالی گئی ہے۔ ہمیشہ روایت یہ رہی ہے کہ فنانس منسٹر بجٹ پر بحث کو open کرتے ہیں اور اس کے بعد اپوزیشن لیڈر تقریر کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایسا ہی ہوا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آج نئی روایت یہ ڈالی گئی ہے کہ اُدھر اُن میں اتنا حوصلہ اور برداشت ہی نہیں۔ فنانس منسٹر نے wind up کرنا ہوتا ہے چاہے پری بجٹ ہو یا بجٹ تقریر ہو لیکن چونکہ یہ جو نئی کلاس آچکی ہے اس میں اتنا حوصلہ ہی نہیں ہے کہ یہ سُن سکیں اور برداشت کر سکیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد! آپ معذرت کے ساتھ میری بات سنیں۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں آپ میری بات تو سُن لیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی بات کرتا ہوں۔ یہ حوصلہ رکھیں۔ اِن کی کلاس لی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تشریف رکھیں اور میری بات تو سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کیوں اپنا بلڈ پریشر ہائی کر رہے ہیں؟ آپ دو منٹ اُن کی بات سُن لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ نئے نئے آئے ہیں اور نئی کلاس آئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا بلڈ پریشر ہائی نہ کریں اور جناب محمد بشارت راجا کو دو منٹ بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ "اس ہاؤس میں ایک نئی روایت ڈالی گئی ہے" تو میں اس سے پہلے بھی کوشش کر رہا تھا کہ میں بات کر سکوں کہ واقعتاً اس ہاؤس میں یہ ایک نئی روایت شروع ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اچھی روایت ہے جس کے لئے میں اپوزیشن لیڈر کو مبارکباد پیش کرنا چاہ رہا تھا کہ انہوں نے حوصلے کے ساتھ اپنی بات کی، حوصلے کے ساتھ سپیکر صاحب کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد کے نزدیک شاید یہ اچھی روایت نہ ہو لیکن اگر پارلیمانی روایات کو دیکھیں تو یہ ایک انتہائی اچھی روایت ہے---

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ روایت کبھی بھی نہیں رہی کہ وزیر قانون اپوزیشن کی بات پر فوری کھڑے ہو کر جواب دیں۔ یہ برداشت کریں---

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد جیسے نادان دوست ہوتے ہیں جو اچھی روایات کو بھی برائی کی طرف لے کے جانا چاہتے ہیں۔ ایک اچھی بات ہوئی ہے تو آپ اس کو کیوں نہیں appreciate کرنا چاہتے---

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ برداشت ہی نہیں کر سکتے اور ان میں برداشت ہی نہیں ہے---

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کس چیز کو برداشت کریں؟ یہ تین گھنٹے بولیں تو ہم برداشت کریں گے؟ انہیں بات کرنے کا سلیقہ ہی نہیں آتا تو کون ان کو برداشت کرے گا؟ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی ہے جو ہم نے سنی ہے لیکن ان کی بات کوئی نہیں سنے گا کیونکہ ان کو بات کرنے کا سلیقہ ہی نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ کسی کو برداشت ہی نہیں کرتے اور منسٹر صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پیچھے سے آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ان کے پیچھے سے بھی آوازیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور یہ کون سی روایت کی بات کر رہے ہیں کیونکہ جب وزیر قانون کھڑا ہوتا ہے تو دوسرا ممبر بیٹھ جاتا ہے۔ جب وزیر قانون بات کرتے ہیں تو انہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ یہ کون سی روایت کی بات کر رہے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ اِدھر ایک "نئی کلاس پیدا ہو گئی ہے۔" یہ کس کلاس سے تعلق رکھتے ہیں کہ اس کو کلاس کہہ رہے ہیں؟ ان کو اس بات پر شرم آنی چاہئے کہ یہ نئی کلاس کا کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: چودھری ظہیر الدین! آپ کا "ٹکر" چلنا ہے اور آپ کی وزارت پکی ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ کس کلاس کی بات کرتے ہیں؟ انہوں نے کیوں یہ کہا کہ "نئی کلاس پیدا ہو گئی ہے۔" یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں کیوں اپنے الفاظ واپس لوں۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ایک نئی کلاس پیدا ہو گئی ہے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے جائز بات کی ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ایک ایسی کلاس پیدا ہوئی ہے تو کیا کلاس پیدا ہوئی ہے کیونکہ سب معزز ممبران اسمبلی یہاں بیٹھے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قدم بڑھاؤ جناب محمد وارث شاد! ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ آرڈر ان دی ہاؤس۔ آرڈر ان دی ہاؤس۔ (شور وغل)

جناب محمد وارث شاد! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد! اپنے الفاظ واپس لیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے کون سے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟ ان کا حال دیکھیں۔ کہتے ہیں کہ "کلاس پیدا ہوئی ہے" کون سی کلاس پیدا ہوئی ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ "نئی کلاس پیدا ہوئی ہے۔" یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔ سب یہاں پر عوامی نمائندے اور ممبران اسمبلی ہیں لہٰذا معزز ممبر جناب وارث شاد کے الفاظ کو حذف کروایا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ نہیں استعمال کئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے ایک بھی لفظ غیر پارلیمانی ادا نہیں کیا۔ یہ ان کی اصلیت ہے کہ اس ٹولے میں برداشت نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار بھی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور
"گو شاد گو"، "جناب محمد وارث شاد معافی مانگیں" اور "اپنے الفاظ واپس لیں" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ان کی بات کو سن لیا جائے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: I am very sorry. This is Punjab Assembly لیکن مجھے fish market لگ رہی ہے۔ یہ کیا عجیب معاملہ ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ جناب محمد وارث شاد کو وقت دے دیں۔ مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد وارث شاد! صرف 30 سیکنڈ میں بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جی، ٹھیک ہے میں بجٹ پر بات کروں گا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ایک "نئی کلاس پیدا ہو گئی" ہے حالانکہ سب معزز ممبران ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ نئی کلاس والی بات پر معافی مانگیں اور معذرت کریں۔ (شور و غل)

MR DEPUTY SPEAKER: The House is adjourned to meet on Tuesday the 12th March 2019 at 11-00 A.M